SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 13, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّآ انزلنآ الیک الکتٰب بالحقّ لتحکم بین النّاس بمآ ارٰک اللہ ولا تکن لّلخآء نین خصیماً O واستغفر اللہ انّ اللہ کان غفوراً رحیماً O ولا تجادل عن آلذین یختانون انفسہم انّ اللہ لا یحبّ من کان خوّاناً اثیماً O یستخفون من النّاس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذیبیتون ما لا یرضٰی من القول و کان اللہ بما یعملون محیطاًO

ترجمہ : (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات کے فیصلے کرو اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا اور اللہ سے بخشش مانگنا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں' ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 13, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّآ انزلنآ الیک الکتٰب بالحقّ لتحکم بین النّاس بمآ ارٰک اللہ ولا تکن لّلخآء نین خصیماً O واستغفر اللہ انّ اللہ کان غفوراً رحیماً O ولا تجادل عن الّذین یختانون انفسھم انّ اللہ لا یحبّ من کان خوّاناً اثیماً O یستخفون من النّاس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذیبیتون ما لا یرضٰی من القول و کان اللہ بما یعملون محیطاًO

ترجمہ: (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات کے فیصلے کرو اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا اور اللہ سے بخشش مانگنا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں، ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں

رکھتا۔ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں، جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور اللہ ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔(سورۃ النساء (آیات ۱۰۵-۱۰۸)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

LEAVE OF ABSENCE

I will take up the leave applications.

جناب چیئرمین: سید دلاور عباس نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب بابر خان غوری نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث مورخہ 13 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب لیاقت علی جتوئی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے دورے پر ہیں۔ اس لیے آج مورخہ 13 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

There were some requests for Points of Order. You want to take them now or later?

امید ہے کہ آپ انہیں ذرا مختصر رکھیں گے۔ اس وقت شاید متعلقہ وزیر موجود نہ ہوں کیونکہ پروگرام میں پہلے یہ نہیں تھا۔ مشاہد حسین صاحب نے پہلے جانا ہے۔ اگر اجازت ہو تو پہلے ان سے report lay کروالیں آپ Report present کر دیں۔

Laying of the Report of Foreign Relations Committee on Pakistan and Norway

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, I just want to lay report with your permission Sir, of Foreign Relations Committee on

Pakistan-Norwegian relations.

یہ ہماری Meeting, Foreign Minister Norway کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس میں ہم نے West کے مسلمانوں کے ساتھ جو تعلقات ہیں، اس حوالے سے بڑا strong موقف پیش کیا تھا۔ میں اپنے سب ممبران کا بڑا ممنون ہوں، خاص طور ان اراکین کا جن کا تعلق حزب اختلاف سے ہے۔ اس میں M.Q.M اور دیگر جماعتوں کے اراکین ہیں، ruling party سے بھی ہیں۔ ان سب نے ایک unified position لی کہ یہ جو West کی policies ہیں reliance on use of forces, ڈنڈے کی پالیسی ہے، یہ fail ہو چکی ہیں، چاہے یہ فلسطین میں ہو، چاہے افغانستان میں ہو، عراق میں ہو یا لبنان میں ہو۔ ہم نے یہ بھی کہا کہ

there is need for interfaith and harmony to review and re-asses the western policies.

جناب والا! یہ ہماری Foreign Relations Committee کی 22nd report ہے and I want to express my appreciation to the Secretariat, especially Mr. Iftkharullah Babar, the Secretary of the Foreign Relations Committee and also to you Sir.

It will come out very soon. انشاء اللہ printed form میں Thank you very much.

Mr. Chairman: The report stands presented. Baig Sahib, you want to raise a Point of Order today, because the Minister is not here.

Call Attention Notice on Quaid-e-Azam's Grand Daughter

سینیٹر محمد انور بیگ: جناب والا! میں آپ سے ایک request کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میری آپ کے سیکرٹریٹ سے بات ہو رہی تھی۔ I have given a Call Attention Notice on Quaid-e-Azam's grand daughter کہ کراچی میں جس انداز سے ان کی accommodation ہے and the way, she is living in Karachi below poverty

line. مجھے آپ کے سیکرٹریٹ نے بتایا ہے کہ کیبنٹ ڈویژن نے غالباً آپ کو یہ لکھا ہے کہ this matter pertains to the Government of Sindh.

جناب والا! یہ قائد اعظم کی relative ہیں ۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے صرف سندھ کو ہی liberate نہیں کیا تھا بلکہ پاکستان کو بھی liberate کیا تھا۔ I am surprised that the Cabinet Division has written that note.

Mr. Chairman: Because she is residing there

اس خیال سے لکھا ہے۔

Senator Muhammad Enver Baig: I would appreciate very much Sir

کہ Wednesday کو یہ Call Attention Notice لیا جائے ۔ I would like to speak on this issue because it is very important issue. کل ہماری 60th anniversary ہے۔ She is closely related to the founder of the nation. So, I would appreciate, if it may kindly be .....

جناب چیئرمین : یہ grand daughter نہیں بلکہ grand niece ہیں ۔ یہ check کیا ہے۔بہر حال ان کی رشتہ دار ہیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: Whatever may be, she is his relative.

مجھے صحیح پتا نہیں ہے کہ رشتہ داری کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی relationship define نہیں کی ہے' اس وجہ سے ---

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, so I request you that this issue may kindly be taken-up on Wednesday and concerned Minister may kindly be here to answer this question. Thank you Sir!

جناب چیئرمین: جی' رضا صاحب۔

Flood Situation in Balochistan.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے کہ یہاں پر کوئی وزیر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، قاضی جاوید صاحب ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: صرف قاضی صاحب ہیں I am sure that he will convey the message.

جناب چیئرمین! پچھلے کئی عرصہ سے صوبہ بلوچستان اور بالخصوص صوبہ سندھ میں flood سے جو حالات پیدا ہوئے ہیں، وہ ہمارے سامنے ہیں۔ یہ total apathy of the Government ہے۔ وہاں پر ابھی تک supply of relief goods صحیح طریقے سے نہیں پہنچی ہیں نہ ہی وہاں پر لوگوں کو کوئی relief موثر طور پر ملی ہے اور وہ ابھی بھی اس گرمی اور سخت موسم میں بغیر خیموں کے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بہرحال اس پر ہم مزید بات کریں گے۔ اس دن agree ہوا تھا کہ اس مسئلہ کو اس ہاؤس میں زیربحث لایا جائے گا لیکن فوری طور پر میں آپ کی جو attention دلانا چاہتا ہوں، وہ جناب چیئرمین، کراچی کے حالات کی طرف ہے۔ کراچی میں جو حالات بارشوں سے پیدا ہوئے ہیں، وہاں پر گھٹنے گھٹنے deep پانی تمام اہم شاہراہوں پر کھڑا ہے۔ دیکھنے میں یہ آرہا ہے اور میڈیا سے بھی یہ رپورٹ ہوا ہے اور میرا خود بھی تعلق اس شہر سے ہے کہ وہاں پر ہم نے جو بڑے white elephants پال رکھے ہیں، جو Cantonment Areas, Defence Housing Authority and City Government کے نام پر ہیں، وہاں لوگوں کے گھروں میں پانی داخل ہو چکا ہے۔ وہاں پر بہت اموات ہوئی ہیں۔ وہاں پر electrocution کی وجہ سے اموات ہوئی ہیں۔ آج سارا دن میڈیا پر یہ بات چل رہی ہے کہ کراچی میں غالباً تاریخ کا سب سے لمبا traffic jam دیکھنے میں آرہا ہے کیونکہ electricity حسب عادت وہاں موجود نہیں ہے۔ 48 hours سے اوپر کورنگی اور دیگر علاقوں میں بجلی موجود نہیں ہے۔ KESC اپنی من مانی کر رہی ہے اور جب KESC کی privatisation کی جا رہی تھی، ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ جو نج کاری کی جا رہی ہے، اس سے اس مسئلہ کا حل نہیں ہوگا

لیکن اسی floor پر ہمیں assure کیا گیا تھا اور جو agreement ہے، جب بحث ہوگی، میرا خیال ہے کہ اس کے لیے جناب انور بیگ صاحب کا ایک Call Attention Notice بھی اس ہے، پھر ہم وہ agreement لے کر آئیں گے جس میں یہ بات کہی گئی ہے کہ انہوں نے کتنی investment system کو update کرنے کے لیے کرنی تھی لیکن آج دن تک system کو up date کرنے لیے ایک ٹیڈی پائی بھی خرچ نہیں کی گئی بلکہ Siemens والے اپنی پرزوں کی کھپت کرنے کے لیے KESC کے power system میں modification کروا رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ تمام shortages سامنے آ رہی ہیں۔ For God's sake, Government should take notice of this. جناب چیئرمین ! وہاں Cantonments areas میں صورت حال ایسی ہے کہ جناح ہسپتال اور Cardiovascular Hospital میں پانی موجود ہے، ان کے Intensive Care Units میں پانی موجود ہے۔ یہ صرف میں نہیں کہہ رہا بلکہ آپ یہ visual TV پر دیکھ سکتے ہیں۔ جناب والا! یہ total apathy کیوں ؟ میرا مطلب ہے کہ کیا وہاں پر کسی قسم کی حکومت موجود نہیں ہے؟ اس لیے میں آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ اس صورت حال کے بارے میں دریافت کریں کہ حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے کیونکہ ابھی تک وہاں پر بجلی نہ ہونے کی وجہ سے traffic jam ہے کیونکہ جو traffic lights ہیں، وہ کام نہیں کر رہی ہیں۔ وہاں سے جو اطلاعات آ رہی ہیں، ان کے مطابق پولیس کہیں پر نظر نہیں آ رہی ہے جو ٹریفک کو direct کرے۔ ابھی تک سڑکوں پر پانی موجود ہے۔ لوگوں کے گھروں میں موجود ہے۔ لوگوں کو diseases ہو رہی ہیں۔ جب کبھی تھوڑی بہت بجلی آتی ہے تو اس کی وجہ سے لوگ وہاں پر electrocution سے مر رہے ہیں۔ کامل علی آغا صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ اس لیے میں چاہوں گا کہ اگر ہو سکے تو during the course of evening وہ کراچی سے reports لے لیں ورنہ پرسوں جب ہاؤس convene کرے تو وہ ہاؤس کو confidence میں لیں کہ وہاں پر کیا اقدامات ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : آغا صاحب! آپ اس کو دیکھ لیجیئے گا۔

سینیٹر کامل علی آغا(وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین : پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل : جناب چیئرمین ! شکریہ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جب پاکستان میں ایک شدید زلزلہ آیا اور ہمارے کافی لوگ شہید ہوئے تو سینیٹ نے اقدامات اٹھائے تھے۔ اس وقت بھی پورے پاکستان میں' مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خاص طور پر بلوچستان' فرنٹیئر اور سندھ میں شدید سیلاب ہے۔ ہم چونکہ ایک غریب صوبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلوچستان 'سندھ اور فرنٹیئر کے جو اندرونی علاقے ہیں' یہ سب غریبوں کے علاقے ہیں۔

اتنا زیادہ سیلاب کا رخ وہاں پر ہے اور ہم پہلے ہی ایک غریب صوبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ اندرون سندھ کا علاقہ' بلوچستان کے اندرونی علاقے اور فرنٹیئر کے علاقے' یہ سارے علاقے غریبوں کے علاقے ہیں۔ وہاں کی سب فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اس لیے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ جس طرح زلزلہ زدگان کے لیے سینیٹ نے ایک پیارا اور اچھا Role ادا کیا' میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ وہی Role سیلاب زدگان کے لیے ہمیں ادا کرنا چاہیے اور ان کے غم میں شریک ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہاں پر اتنے لوگ مرے ہیں اور پوری فصلیں تباہ ہو گئیں ہیں۔ ہم روتے تھے کہ وہاں خشک علاقہ ہے اور وہاں بارش نہیں ہو رہی۔ مگر اب وہاں پر حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ وہاں پر فصلیں تو کیا پھلوں کے ساتھ درخت بھی ختم ہو گئے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتی ہوں چیئرمین صاحب! کوشش کریں۔ سینیٹ بہت اچھا Role ادا کرتا ہے اور ہماری اپوزیشن نے بھی پچھلی دفعہ بہت اچھاRole ادا کیا۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ فرنٹیئر' بلوچستان اور سندھ کے سیلاب زدگان کے لیے جتنا بھی ہو سکے' گورنمنٹ سے بھی میں خاص طور پر صدر پاکستان اور Prime Minister سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ وہ وہاں پر زیادہ توجہ دیں اور میں سینیٹ سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ کچھ نہ کچھ آپ ان کے لیے سوچیں تاکہ غریبوں کا کچھ حال بہتر ہو سکے۔ Thank you چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پورے ملک کا کہا ہے۔ چار نام اور بھی میرے پاس ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر احمد علی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ کراچی کے حالات پر رضا ربانی صاحب نے روشنی ڈالی۔ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ کہ کراچی کی اس وقت بہت بری حالت ہے۔ بے شک ڈیفنس سوسائٹی کراچی کا elite area کہلاتا ہے۔ اس کی بہت بری حالت ہے۔ لوگ گھروں سے نکل نہیں پا رہے ہیں۔ تین تین چار چار دن ہو گئے ہیں اور KESC کے حالات ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ بجائے اس کے کہ وہ اسے improve کرے اس نے 37 پیسہ اور بڑھا دیا۔ لوگوں کی تکلیف میں اضافہ کر دیا گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ KESC نے جو پارٹ بھی play کیا ہے وہ بہت ہی، میں لفظ dirty استعمال کروں گا، یہ بہت dirty کام ہوا ہے اور اس میں جو انہوں نے وعدے کیے تھے، ان میں سے ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔ کراچی کے لوگ واقعی مشکل میں ہیں۔ مجھے کچھ information ہے کہ KESC کے لیے گورنمنٹ جو steps لے رہی ہے، بہت serious ہیں۔ اللہ کرے وہ جلد steps لے لے اور اس سلسلے کو ٹھیک کر لے۔ کراچی بہت مشکل میں ہے۔ شکریہ

Missing of Persons in the Country.

جناب چیئرمین: اعظم سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: First of all, wholeheartedly I endorse the idea by our honorable Member that we should donate for the flood affected people all over Pakistan. I think either a committee or a couple of Members are needed to be named as committee members who can collect all the donations and send in a proper way to share our responsibility and our love and our affection to the people who have been affected. The Point of Order Mr. Chairman, is that during the APC meeting I got a chance to meet one of our own honorable Senator Sanaullah Baloch and I asked him, as to why has he been absent for long

from the Senate Session? What is he doing over here? I was told that when he was living here, he was under constant surveillance, fear and harassment. His brother was allegedly implicated inunknown cases. The same is the case with him.

Sir, I humbly submit that if a member of Upper House cannot protect his life and liberty, if a member of Upper House has to leave his country because of ISI or other agencies. We have seen so many times even today, how many people are missing in this country. They have been unearthed by the Apex Courts. If this situation will continue what message will we sending to the rest of the nation? What messages are we sending to rest of the world?

I urge you Sir, that you must write and help the gentleman who is our own, who was living under rule of law and you must ask the agencies, what cases, if any, have been lodged against him and his brother. You will be doing the job of a custodian of this solemn House and I think it is the duty of each one of us whether on that side of the aisle or on this side of the aisle, that we need to make sure and ensure that life liberty and the fundamental rights of every citizen of this country are protected. Thank you very much.

Mr. Chairman: Dr. Ismael Buledi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہمارے ساتھی سواتی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے میں اس کو support کرتا ہوں کہ ثناء اللہ صاحب کے مسئلے کو سنجیدگی سے لیا جائے اور اس کو واپس آنے دیا جائے کیونکہ اس کو یہ ڈر

ہے کہ اس کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے جیسا کہ رضا صاحب نے فرمایا سیلاب کے متعلق .بحث ہوگی ۔ میرا تعلق بھی تربت سے ہے اور وہ علاقہ سب سے زیادہ سیلاب سے متاثر ہوا ہے۔ جناب والا! میرانی ڈیم کے حوالے سے وہاں یہ مسئلہ ہے کہ اس سے بہت سے دیہات متاثر ہوئے تھے اور اب بھی وہ سیلاب میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے میرانی ڈیم کے حوالے سے جو ایک ارب روپے ڈی سی او تربت کے account میں پڑے ہیں ابھی تک وہ پیسے ان کو نہیں دیے جا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے لیے کوئی گھر بنائیں۔وہ لوگ بہت مشکلات میں ہیں اور نیسپاک نے میرانی ڈیم کا جو سروے کیا تھا ،لوگوں کے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کی inquiry بھی ہونی چاہیے تاکہ جن انجینیئروں نے میرانی ڈیم کا نقشہ بنایا تھا ، اس وقت بھی ہمارے تحفظات تھے کہ اس سے لوگوں کو بڑا نقصان پہنچے گا وہ ثابت ہوئے تو ان انجینیئروں اور چیئرمین واپڈا کے خلاف ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ میرانی ڈیم کے حوالے سے لوگوں کو جو نقصان پہنچا ہے ، اس سے کم از کم ایک لاکھ گھر تباہ ہو چکے ہیں اور وہ لوگ بے چارے در بدر ہیں۔ حکومت کے لوگ جو دعوے کر رہے ہیں کہ ہم وہاں relief پہنچا رہے ہیں ، یہ صرف باتیں ہیں ، لوگ ابھی بھی رو رہے ہیں اور شکایت کر رہے ہیں کہ وہاں کوئی چیز نہیں مل رہی ہے ۔ آپ اس کا بھی نوٹس لیں اور یہ debate بھی آ جائے کیونکہ emergency ہے اور لوگوں کو جلدی relief ملنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، میاں رضا ربانی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! جو بات فاضل سینیٹر ، اعظم سواتی صاحب نے اٹھائی ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے اپنے ایوان کا ایک رکن اتنے عرصے سے ملک سے باہر perforce بیٹھا ہوا ہے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے ان کے بھائیوں کو اٹھایا گیااور کیوں اٹھایا گیا وہ آپ اور میں بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی جو تقاریر اور مخالفت تھی ، political victimization کی یہ ایک بدترین صورتحال ہے ۔ آپ نے پہلے بھی اس میں intervene کیا تھا جس کی وجہ سے حالات بہتر ہوئے تھے اب میں آپ سے پھر گزارش کروں گا کہ

he is a young man. He is a representative of the people of Balochistan. He represents the province of Balochistan in this House and it is his constitutional right that he should be present here and voice his political opinion and feelings. You as a custodian of the House, it becomes your responsibility and duty and I would request you to use your good offices and facilitate his safe return back to the country.-----

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب والا! میں بھی پشتونخواہ ملی پارٹی اور پونم کی نمائندگی سے رضا صاحب اور اعظم سواتی صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ سینیٹر ثناء اللہ کے خلاف تمام مقدمات اورناروا اقدامات ختم کئے جائیں اور ان کو موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اس ہاؤس میں نمائندگی کر سکیں۔

اس کے علاوہ سیلاب کے حوالے سے ہم نے طے کیا تھا۔ جس سیلاب نے بڑی تباہی پھیلائی، کراچی میں، سندھ میں بھی اور بلوچستان کے بیشتر علاقوں میں بیس سے زائد اضلاع اس کی زد میں آگئے تھے ابھی تو ہم اس کا رونا رو رہے تھے لیکن اب جو حالیہ سیلاب آیا ہے۔ جس طرح کراچی کو تباہ کر دیا ہے اسی طرح بلوچستان کے وہ علاقے میں جو گزشتہ دنوں سیلاب کی زد میں آئے تھے ان کے تمام رابطے آپس میں کٹ گئے ہیں۔ جناب والا! ان میں ایسے علاقے بھی ہیں جس میں گزشتہ سیلاب کے دوران پچیس دن تک بجلی بحال نہیں ہوئی۔ اکتوبر کے زلزے نے جس پیمانے پر تباہی پھیلائی تھی یہ سیلاب اتنے ہی تباہ کن تھے۔ اس بار جو صورت حال ہے حکومت کے تمام اداروں نے خود کو بالکل بری الذمہ قرار دیا ہے۔ وہاں پر بہت بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ مواصلات کی تباہی، بجلی کی اور ابھی مزید لوگوں کی اموات کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ جناب والا! یہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اس پر ہم اس ہاؤس میں کب تک بحث کریں گے؟ سیلاب کا تقاضا ہے کہ حکومتی سطح پر ریلیف کے لئے، تباہی سے بچانے کے لئے، جو نقصانات ہوئے ہیں ان کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے مواصلات کا نظام، بجلی کا نظام اور راستوں کا نظام،

ان کے لیے کوئی سنجیدہ اقدامات اٹھائے جائیں۔ جناب والا! تباہی جس پیمانے پر ہوئی ہے ہماری حکومت نے نہ دنیا سے امداد مانگی نہ اپنے ملکی اداروں کو اس بات پر مامور کیا کہ بروقت امداد دیتے۔ عوام کی جان و مال کا ازالہ کرتے۔ سڑکوں کا' مواصلات کا بہت بڑا مسئلہ ہے' اس کو آپ خصوصی دلچسپی سے حل کروائیں۔ وزیر کا پتا نہیں کیسے گا' اب چیئرمین کی سطح پر اس کو حل کروائیں' یہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین، جی اس کو بالکل follow کریں گے اور بھی جو تجاویز ہیں ان کو بھی دیکھیں گے۔ رزینہ عالم صاحبہ آپ کا بھی تھا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! اس معاملے کو ہماری human rights کمیٹی کو refer کریں۔ چاہے داخلہ والی کو کریں تا کہ ایک سینیٹر -----

جناب چیئرمین، میں تفصیلات منگوا لوں پھر کریں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا، refer کرنے والا معاملہ تو ہے نہیں۔ سینیٹ نے کسی کو bail before arrest دینی نہیں ہے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی کیس ہوگا تو وہ تو کورٹ میں ہی جائے گا۔ وہ سینیٹ نہیں لے سکتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اس وقت ثناء اللہ بلوچ کو گرفتار نہیں کیا جب اس نے ہاؤس کے اندر قرآنی آیات لکھی ہوئی پھاڑ پھاڑ کر پھینکیں۔ Constitution of Pakistan پھاڑ پھاڑ کر پھینکا۔ ہم نے تو اس وقت arrest نہیں کیا۔ یہ ہماری طرف سے بالکل on the floor of the House تسلی رکھیں کہ کوئی غیر قانونی یا غیر آئینی اقدام کسی کے خلاف نہیں اٹھایا جائے گا۔ وہ ہمارے اس معزز ہاؤس کا ممبر ہے ہمیں تو اس کی respect ہے چاہے اس آئین کی' جس سے وہ اس وقت امداد مانگ رہا ہے اس کو respect ہو یا نہ ہو ہمیں اس کی respect ہے اور ہم انشاء اللہ اس بات کے پابند ہیں کہ کوئی غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام اس کے خلاف نہیں اٹھایا جائے گا۔ یہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی رزینہ عالم صاحبہ۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین ، ابراہیم صاحب The floor is with Razina Alam sahiba.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان ، انہوں نے کوئی قرآنی آیات کو پھاڑ کر نہیں پھینکا۔

جناب چیئرمین، نہیں، بجٹ کے اوراق میں کچھ تھا۔

سینیٹر کامل علی آغا : میں ثبوت کے ساتھ دکھاؤں گا، اخبارات کے تراشوں کے ساتھ دکھاؤں گا، فوٹو گراف اور آڈیو اور وڈیو کے ساتھ دکھاؤں گا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان ، جناب چیئرمین ! ہم تو کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ہمارے سامنے قرآنی آیات کو پھاڑا جائے اور ہم خاموشی سے اس کو برداشت کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں ان اوراق میں تھا۔

سینیٹر رزینہ عالم خان : شکریہ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر پاکستانی پرچم سے متعلق ہے۔ یوم پاکستان کے موقع پر اور یوم آزادی جو ہم انشاء اللہ تعالیٰ منائیں گے، اس حوالے سے پورے ملک میں پرچم چھاپے جاتے ہیں اور بکتے ہیں۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے ان وزارتوں کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں اور اس ہاؤس میں بھی یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ جو پرچم ہے اس کا اپنا ایک رنگ ہے، اس کا اپنا ایک format ہے اور اس کا اپنا ایک تقدس ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ وہ ہماری قومی عظمت کی نشانی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو آج کل جو پرچم فروخت ہو رہے ہیں ان میں مکی ماؤس کی تصویریں ہیں، ان میں لوگوں کی تصویریں ہیں، ان میں شعر لکھے ہوئے ہیں، ان میں گوٹہ کناری لگا ہوا ہے۔ اس کے رنگ بہت زیادہ مختلف ہیں۔ کوئی parrot green کوئی کچھ ہے۔ اس کے ستارے اور چاند کا رخ درست نہیں ہے۔ جناب والا! اس چیز کا نوٹس لیا جائے۔ ایک محکمہ باقاعدہ اس کے لیے مختص ہو جو تمام پرچم، جو ہمارے ملک کے اندر اور ملک سے باہر، بیرون ملک بھی میں نے دیکھا ہے کہ مختلف رنگ میں پاکستانی پرچم ہوتے ہیں۔ یوم پاکستان کے حوالے سے اور ویسے بھی ہمارے لیے وہ انتہائی محترم پرچم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سربلند رکھے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کا ایک رنگ ہو، اس

کا ایک format ہو اس میں کسی قسم کی اضافی چیز نہ کی جائے یہ ensure کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، نہیں قومی پرچم تو ہے' اس کا ایک ہی رنگ ہے۔ بہرحال اس چیز کو بھی دیکھ لیں گے ۔ We will go on with the Bills ان کو one by one آغا صاحب' رضا صاحب یہ جو Bills ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جی' جی اس کو take up کریں۔

جناب چیئرمین : نمبر 3 سے لے کر چوبیس تک ہیں ۔ ان کو one by one کرکے ۔

سینیٹر کامل علی آغا، مشاہد صاحب نے رپورٹ پیش کر دی ہے۔

جناب چیئرمین، مشاہد صاحب نے نہیں کر دی ہے ۔ Bill No.3. to be moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib ان کی جگہ پر ---

سینیٹر کامل علی آغا، وہ رضا ربانی صاحب نے پیش کرنا ہے۔

Laying and Introducing of Bills.

جناب چیئرمین، جی رضا صاحب کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir under authorization of Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder, I beg to move for leave to introduce a Bill to provide for establishment of the Pakistan Institute for Parliamentary Services [The Pakistan Institute for Parliamentary Services Bill, 2007].

Mr. Chairman: Is it opposed? Then I put the motion before the House.

سینیٹر کامل علی آغا، اس کو جناب کمیٹی کو refer کردیں۔

جناب چیئرمین، جی وہی کر رہے ہیں کمیٹی کو refer کر رہے ہیں۔ Then we

رضا ربانی صاحب آپ کا ہی ہے۔ will take up No.9

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب! نمبر 7۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ mover نہیں ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، نہیں جناب جو mover نہیں ہے وہ قاعدہ کے مطابق اس کو defer کر دیں تاکہ آئندہ ایجنڈے پر رہے۔

جناب چیئرمین: اسی لیے اگلا لے رہا ہوں۔ رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Commission of Inquiry Act, 1956 [The Pakistan Commission of Inquiry (Amendment) Bill, 2007].

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر کامل علی آغا، اس کو بھی کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Chairman: Then I guess the House is in concensus to refer it to the Committee;it is referred to the committee. No. 10.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to introduce the Bill further to amend the Pakistan Commission of Inquiry Act, 1956 [The Pakistan Commission of Inquiry (Amendment) Bill, 2004.]

Mr. Chairman: This Bill also, as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. For Nos 11 and 12, the mover is not present. For Nos. 13, 14 again the movers are not present. Raza Sahib

پھر آپ کا نمبر 15 ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move for leave to introduce the Bill to provide for the declaration of assets and liabilities

[The Declaration of Assets and Liabilities Bill, 2007.]

Senator Kamil Ali Agha : My request is the same as before.

Mr. Chairman: O.k. This is also referred to the committee concerned. No 16 is also Raza.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to introduce the Bill to provide for the declaration of assets and liabilities [The Declaration of Assets and Liabilities Bill, 2007.]

Mr. Chairman: The Bill is introduced and stands referred to the Standing Committee concerned. For Nos. 17, 18, 19 and 20 the movers are not present. 21 again Raza Sahib

آپ کا ہی ہے۔ This is your day.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move for leave to introduce the Bill to amend the Exit from Pakistan (Control) Ordinance, 1981. [The Exit from Pakistan (Control) (amendment) Bill. 2007].

سینیٹر کامل علی آغا، کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین ، اس کو بھی It is also being referred to the Standing Committee concerned.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to introduce the Bill further to amend the Exit from Pakistan (Control) Ordinance, 1981 [The Exit from Pakistan (Control) (Amendment) Bill, 2007.

Mr. Chairman: The Bill is presented and stands referred to the Standing Committee concerned. The movers of item Nos. 23 to 27 are not here. 35 & 26 also.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، چیئرمین صاحب! میرا بھی نمبر ۱۱ پر بل ہے - میں نماز پڑھنے گئی تھی۔

جناب چیئرمین، میں معذرت کرتا ہوں کہ میں بھول گیا ہوں - نمبر ۱۱، فردوس صاحبہ موجود ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، اس پر آپ پہلے کہہ چکے ہیں -اس لیے میرے خیال میں اس کو deferred ہی رہنے دیں۔

جناب چیئرمین، آپ کی بات تو صحیح ہے مگر وہ نماز پڑھنے گئیں تھیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، ٹھیک ہے -

Mr. Chairman: Now, come back to No. 11.

Senator Dr. Kausar Firdaus: Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill to provide patronage and welfare of dependents (Poor Relatives) [The Patronage and Welfare of Dependents (Poor Relatives) Bill, 2007].

Mr. Chairman: Leave is granted. No. 12 leave is further granted.

آپ کا ہے، آپ دوبارہ پڑھیں۔

Senator Dr. Kausar Firdaus: Sir, I beg to introduce a Bill to provide patronage and welfare of dependents (Poor Relatives) [The Patronage and Welfare of Dependents (Poor Relatives) Bill, 2007.

Mr. Chairman: The Bill is introduced and referred to the Standing Committee concerned. Then we go to item No. 37 under comments motion.

(Interruption)

Mr. Chairman: Item Nos. 13 & 14.

Senator Liaqat Ali Bangulzai: I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, [The Constitution (Amendment) Bill, 2007].

Mr. Chairman: Leave is granted.

Senator Kamil Ali Agha : Opposed.

Mr. Chairman : Item 14.

Senator Liaqat Ali . Bangulzai: I beg to introduce the Bill further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, [The Constitution (Amendment) Bill, 2007].

Mr . Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Can I/We go to the comments 37?

آپ بولیں گے۔ پروفیسر صاحب۔

Discussion on the Crisis of Lal Masjid.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا، اس ایوان کا اور خصوصیت سے قائد حزب اختلاف کا ممنون ہوں کہ law & order with speccial reference to Lal Masjid and Jamia Hafsa پر بحث۔ کا آغاز کرنے کا مجھے موقع دیا جا رہا ہے ۔جناب والا! میں بہت ہی دکھی اور زخمی دل کے ساتھ یہ گزارشات آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے اس ملک اور خصوصیت سے پارلیمنٹ کے ارکان اقتدار کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔بلاشبہ میری معروضات کا مرکزی موضوع لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا خونی سانحہ ہو گا، لیکن جناب والا! یہ بات law and order کی عمومی کیفیت کے پس منظر میں پیش کی جاری ہے۔ اس لیے آپ کے سامنے صرف اتنا رکھوں گا کہ ملک میں بدامنی، جان و مال کا عدم تحفظ، عزت کا عدم تحفظ، چوری، ڈاکہ، abduction، ہر قسم

کے جرائم کی جو کیفیت آج ہے وہ کبھی نہ تھی۔

کل کے اخبار میں صرف لاہور کے بارے میں جو رپورٹ officially شائع ہوئی، میں اس سے بات کا آغاز کر رہا ہوں کہ اس میں ہر قسم کے جرم کا اضافہ ہوا ہے۔ Life, property owners کوئی چیز محفوظ نہیں ہے اور لاہور صرف سات مہینے میں 125% crime میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ ایک ایک جرم کا پورا گراف دیا گیا ہے کہ کیا صورتحال ہے۔ جناب والا! یہ اس زمانے میں ہے کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ good governance ہے اور گورنمنٹ کی writ سب سے مقدس اور اہم چیز ہے لیکن وہ writ عملاً کہیں نظر نہیں آتی۔ جو مجبور ہو، کمزور ہو یا جو اپنا دفاع نہ کر سکے، ان پر تو یہ خوب شیر ہیں، لاٹھیاں برساتے ہیں، گولیاں برساتے ہیں، لیکن جو اصل مجرم ہیں، وہ محفوظ ہیں، ان کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ صرف لاہور میں نہیں، ملک کے ہر گوشے میں یہی صورتحال ہے۔ حکومت کی غفلت، insensitivity برداشت کی تمام حدود کو پار کر گئی ہے۔

جناب والا! میں اس کے بعد جامعہ حفصہ کے مسئلے پر آتا ہوں۔ میں بڑے ادب سے یہ عرض کروں گا کہ میں نے برطانوی دور کا آخری زمانہ بھی دیکھا ہے، جو مظالم برطانوی فوجوں نے، ہندوؤں نے، سکھوں نے کیے، وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ پاکستان کے ان ساٹھ سالوں میں بچشم سر دیکھا، خدا گواہ ہے کہ 10 اور 11 جولائی کو اسلام آباد میں جس کربلا صغریٰ کو قائم کیا گیا اور جس بے دردی کے ساتھ قوت کا ننگا استعمال کیا گیا، معصوم انسانوں کا خون بہایا گیا۔ جو چیز ہمارے لیے سب سے زیادہ مقدس تھی یعنی اللہ کی کتاب، مسجد، مدرسہ، عورت، ماں، بیٹی کا تقدس، ان سب کو ایک ہی آپریشن میں پامال کیا گیا، اور بدقسمتی سے کرنے والے نہ وہ جنرل ڈائیر اور اس کے فوجی تھے جنہوں نے 1919 میں جلیانوالا باغ میں ہندوستانیوں کا خون بہایا تھا، نہ رنجیت سنگھ کے وہ سپاہی تھے جو کہ جوتیاں پہن کر بادشاہی مسجد میں داخل ہوئے تھے اور مسلمان خون کے آنسو روئے تھے۔ بدقسمتی سے یہ ہمارے اپنے تھے، وہ جن کا motto ' ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جن سے اس ملک کے افراد کی جان، مال اور عصمت کی حفاظت مقصود ہے۔ وہ جوتے پہن کر مسجد میں داخل ہوئے، اور سرکاری ترجمان BBC پر دھڑلے سے کہتا ہے کہ جس وقت آپریشن ہو رہا تھا تو لال مسجد، مسجد نہیں رہی۔ جناب

والا! جو debris وہاں سے ملی ہیں اس میں قرآن پاک کو شہید کیا گیا ہے' اس میں خون کے لوتھڑے ہیں' اس میں معصوم بچیوں کے خون زدہ لباس ہیں۔

جناب والا! یہ وہ سانحہ ہے کہ جسے میں پاکستان کی تاریخ کا تاریک ترین سانحہ قرار دیتا ہوں۔ اس کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس طرح حل نہیں کیا جانا چاہیے تھا' یہ محض ایک مسجد' ایک مدرسہ یا دو افراد کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بڑا بنیادی اور اصولی مسئلہ ہے' اس پر ہماری قوم' ہماری عزت اور میری پوری امت متاثر ہوئی ہے۔ اس بنا پر جناب والا! میں نہایت ہی مختصر لیکن مضبوط دلائل کے ساتھ آپ کے سامنے کچھ واقعات رکھ رہا ہوں' اس ایوان کے سامنے رکھ رہا ہوں اور اپنی سرکاری پارٹی کے ارکان سے بھی درد دل کے ساتھ استدعا کرتا ہوں کہ اسے جماعتی بنیاد پر نہ لیں' یہ ایک قومی سانحہ ہے' یہ ایک قومی حادثہ ہے اور ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم دنیا کے سامنے پاکستان کی کیا تصویر پیش کر رہے ہیں' اسلام کی کیا تصویر پیش کر رہے ہیں۔ میرے بھائی مشاہد صاحب نے اپنی رپورٹ میں بڑا صحیح کہا کہ متفقہ طور پر ہماری Foreign Affairs کی کمیٹی نے امریکہ کی اس پالیسی کی مذمت کی ہے کہ سیاسی مسائل کو قوت سے حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا آپ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں گے کہ جو بات آپ بش کی پالیسی کے بارے میں کہہ رہے ہیں' کیا اسی پالیسی پر ہم عمل نہیں کر رہے ہیں؟ کل کابل جرگے میں بڑے فاخرانہ انداز میں کہا گیا ہے کہ دشمن سے مذاکرات کرو۔ ضرور کرنا چاہیے۔ کہا گیا ہے کہ قوت کا بے محل استعمال excessive use of force مسائل کا حل نہیں ہے' وہ مسائل کو بگاڑتا ہے۔ بالکل صحیح کہا' لیکن آپ خود کیا کر رہے ہیں؟ بیرونی مذاکرات جو مسائل کا حل ہیں' اس کو سبوتاژ کیا جاتا ہے' معصوموں کا خون بہایا جاتا ہے۔

جناب والا! ہمیں اپنی پالیسیوں کو review کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر قومی consensus پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں صاف کہنا چاہتا ہوں کہ مذہبی انتہا پسندی غلط ہے' لیکن اسی طرح یہ نام نہاد liberal انتہا پرستی غلط ہے۔ سیاسی مسائل' سیاسی process سے حل ہوتے ہیں۔ ذہنوں کی تبدیلی' افہام و تفہیم کے ذریعے معاملات کو حل کرنا اور اس میں جتنا وقت بھی لگے' یہی معاملات کو حل کرنے کا مہذب معاشرے کا طریقہ ہے' قوت کا استعمال اس کا کبھی حل نہیں ہوا۔

جناب والا! بنیادی طور پر میں پانچ باتیں آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے بارے جو کچھ جولائی 2007 میں کیا گیا وہ غیر ضروری تھا؛ uncalled for تھا' unjustified تھا' ہر اصول' ہر قانون' ہر ضابطے ' ہر روایت کو cross کیا گیا۔ مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ قانون سب کے لیے ہے اور کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے۔ اس معاملے میں لال مسجد کی انتظامیہ اور جامعہ حفصہ کے طلبا سے جو غلطیاں ہوئی ہیں' انہوں نے جو childish حرکتیں کی ہیں' نہ کوئی اس کو ignore کر رہا ہے اور نہ کبھی کیا ہے۔ یہ آج نہیں کر رہے' جس وقت یہ باتیں ہوئی ہیں' ہم نے اس وقت بھی اس پر گفتگو کی تھی' اپنے افسوس کا اظہار کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ایک اچھے مقصد کے لیے آپ غلط طریقہ استعمال کر رہے ہیں' جو اسلام اور قانون دونوں کے خلاف ہے' ہم آج بھی یہ بات کہہ رہے ہیں۔ لیکن آج ہم یہ بات بھی کہنا چاہتے ہیں کہ غلطی اور سزا' جرم اور تعزیر دونوں کی ایک نسبت ہے۔ اگر قانون نافذ کرنے والے غلطی اور جرم کی مناسب سزا نہیں دیتے ہیں تو وہ مجرم سہی اور جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

جناب والا میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو الزامات جامعہ حفصہ کے طلبا اور اس کے اساتذہ پر لگائے جا رہے ہیں۔ ان میں سب سے پہلی بات یہ کی جاتی ہے کہ اس جامعہ نے تجاوزات کیں اور سرکاری زمین پر قبضہ کر کے اپنی building کو بڑھا لیا اور اس طرح یہ illegitimate تھی۔ میں یہ اصولی بات کہنا چاہتا ہوں کہ مسجد ہو یا مدرسہ ہو' اس کی زمین جائز طریقے سے حاصل کرنی چاہیے' یہی ہماری روایت ہے اور یہی شرعی احکام ہیں۔ اس معاملے میں اگر کسی سے غلطی ہوئی ہے تو اس کی گرفت بھی ہونی چاہیے اور اصلاح بھی ہونی چاہیے اور قانون کے اندر دونوں راستے موجود ہیں' تجاوزات کو قانون کے مطابق' قانون کے ذریعے اور عدالتی process کے ذریعے ختم کرنا اور اگر ممکن ہو تو پھر اس زمین کے بارے میں کوئی تصفیہ کر کے اسے فروخت کر دیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری زمینوں کے بارے میں ہمیشہ سے یہ policy رہی ہے کہ اگر کوئی مفید ادارہ کسی سرکاری زمین پر بنایا گیا ہے اور وہ اس کی قیمت ادا کرنے کو تیار ہے تو یہ کیا جاتا ہے' یہ معنوی چیز ہے۔

جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنوری 2007 سے پہلے یہ مسجد 1962 میں قائم

ہوئی ہے، یہ جامعہ 1980 میں قائم ہوا ہے، یہ جامعہ تین decades سے وہاں موجود ہے، مسجد میں تو کوئی dispute نہیں ہے، اس کی زمین اوقاف کے تحت تمام قانونی ہے۔ جامعہ حفصہ کے بارے میں یہ بات صحیح ہے کہ جتنا plot اس کو allot کیا گیا تھا، اس کو اس سے زیادہ زمین پر تعمیر کیا گیا ہے لیکن یہ تعمیر رات کو تاریکی میں تو نہیں کی گئی، کھلے بندوں ہوئی، ایک دن میں تو تعمیر نہیں ہو گئی، یہ جتنوں نے تو تعمیر نہیں کر دی، اس کے اندر کئی سال لگے ہیں جو ذمہ دار تھے، وہ کہاں سوئے رہے؟ سوال یہ ہے کہ جنوری 2007 میں 27 سال کے بعد یہ احساس کیوں موجود ہوا؟ یہ طوفان کیسے آ گیا؟ ان مسجدوں کے بارے میں جو تقسیم سے پہلے سے موجود تھیں، انہیں شہید کیا گیا، اس کے بعد معافی مانگی گئی ہے۔ وزیر مذہبی امور اور سیکرٹری نے commit کیا کہ ہم ان مساجد کو دوبارہ بنائیں گے لیکن کیا ہوا؟ کسی پر عمل نہیں ہوا؟ آخر یہ کیا وجہ ہے کہ جنوری سے جولائی تک یہ ایک ہوّا اٹھایا گیا، بین الاقوامی propaganda ہوا ہے، ملک میں طرح طرح کی باتیں کی گئی ہیں اور اس کے بعد یہ خونی ڈرامہ رچایا گیا ہے۔

جناب والا! میں آپ سے یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بلاشبہ تجاوزات غلط ہیں لیکن کیا یہ صرف جامعہ حفصہ کے لئے ہیں۔ اسلام آباد میں کون سی کوٹھی ہے جس میں تجاوز نہیں کیا گیا؟ جناب والا! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ report صرف اسی حصے کی میں آپ کو پیش کر رہا ہوں، زیادہ پیش نہیں کر رہا ہوں۔ لاہور کے بارے میں قبضہ گروپ کی officially report آئی ہے جس میں کہا گیا ہے

"However , the Qabza Group has not spared the historical assets and about 3220 encroachment of different kinds have been disfigured, 125 historical monuments alone in Lahore".

یہ صرف ایک معاملہ ہے۔

ڈاکٹر عائشہ صدیقہ کی کتاب اٹھا کر بھی دیکھ لیجئے، کون سی جگہ ہے جہاں land grabbing فوج اور اس کے رشتے داروں نہیں کی ہے۔ میں Human Rights Committee کا Member ہوں، ایس۔ ایم ظفر صاحب یہاں موجود ہیں، ہمارے سامنے اوکاڑہ کے Farm کا Case آیا اور ہم نے rescue ٹیمیں بھیجیں، یہ تمام land grabbing ہے۔ police station, ایک

سرکاری چیز ہے لیکن پھربھی ایک private ادارہ ہے' میں یہ "Daily Times" 11 August, 2007 کی report سنا رہا ہوں جناب والا! اس کو سنیں اور غور سے سنیں' کہا جاتا ہے کہ

"The Capital Police has occupied land to build barracks and the stations illegally. It was witnessed that the office of the rural sub-divisional at police officers (SDPO) was built in a green area, adjacent to the Islamabd Highway, which was illegal. Five police barracks have been constructed on green areas without any permission from the Capital Development Authority (CDA). These buildings are a cut out on the city's beauty. And over 500 police officials have been residing in these barracks."

یہ تین کالم کی رپورٹ ہے جس میں ایک نہیں بیسوں جگہ کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے۔یہ land grabbing کی پوزیشن ہے۔جناب والا! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ کراچی ' جہاں یہ قانون ہے کہ کس علاقے میں کس height کی بلڈنگ بن سکتی ہے۔ یہ قانون ہے کہ قائداعظم کے مزار کے ایک خاص vicinity کے اندر کتنی height تک بلڈنگ بن سکتی ہے؟ آپ کو معلوم ہے کہ کتنی buildings ایسی ہیں ' highrising buildings جو قانون کے خلاف ہیں؟۔ کیا یہ land grabbing نہیں ہے؟ کیا یہ violation of law نہیں ہے؟ اور پھر ابھی اسی ہفتے کاؤس جی نے ڈان میں National Universities کی جو series لکھی اس میں ایک عجیب و غریب مثال انہوں نے دی ہے۔ آئی آئی چندری گڑھ روڈ کے اوپر ہزاروں میٹر کے پلاٹ ہیں جسے سندھ کی حکومت نے ریلوے کو دیا تھا ' متعین کاموں کے لیے۔ اسے ان کاموں سے delink کرکے ایک نیم فوجی ادارے کے تعاون سے 42 stories building بنائی جا رہی ہے جس پر building authorities نے ' Special Committee نے ' Chief Minister کی کمیٹی نے ' تینوں نے اعتراض کیا کہ یہ غلط ہے۔ illegal ہے یہ نہیں ہوناچاہیے لیکن کور کمانڈر کے حکم پر ' خط موجود ہے ' چیف منسٹر نے relax کیا۔ یہ land- grabbing نہیں ہے؟ جناب والا! میں آپ کو کتنی مثالیں دوں؟ حقیقت یہ ہے کہ پورے ملک میں یہ ہورہا ہے۔ تو کیا صرف جامعہ حفصہ کے دو سو گز ایسے تھے کہ جس کے لیے آپ خون کی ندیاں بہائیں

اور کربلا کا سماں پیدا کریں؟

جناب والا! یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے اغواء کیا۔ انہوں نے cassetts جلائیں، مساج پارلر سے لوگوں کو لایا گیا۔ بلاشبہ انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ یہ سارے کام غلط تھے، انہیں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ یہ حکومت کی ذمہ داری تھی، ملک کے قانون کی خلاف ورزی، شراب، بدکاری کے اڈے، فحش فلمیں یہ کون سے قانون میں جائز ہیں؟ آپ کا قانون ان کو منع کرتا ہے لیکن آپ اس قانون کو enforce نہیں کر رہے ہیں لیکن اس ملک میں abduction لاپتہ افراد، گھروں پر حملے، custodial killings کیا یہ چیزیں نہیں ہو رہیں؟ hostage-taking ایک بڑی انڈسٹری، جس میں بڑے بڑے ملوث ہیں، جو latest technology کے ساتھ، ٹیلیفون، وائرلیس، کمپیوٹر کے ذریعے سے ہو رہی ہے اور سب کو پتا ہے کہ اس میں کون کون ملوث ہیں۔ پولیس ملوث ہے، بڑے بڑے افسر ملوث ہیں، بڑے بڑے زمیندار، جاگیردار، سرمایہ دار ملوث ہیں، بڑے بڑے خان اور وڈیرے ملوث ہیں۔ ان لوگوں نے بلاشبہ غلط کیا لیکن کسی نے ہاتھ مارا کسی کے اوپر، کسی کی ذلت کی ان سے اعزاز و اکرام کے ساتھ معاملہ کیا۔ اس کے بعد خاموشی سے ان کو چھوڑ دیا۔ لیکن آپ اس کے بدلے میں کیا کرتے ہیں؟ آپ دھجیاں اڑا دیتے ہیں، آپ عورتوں اور بچوں کو، طالبعلموں کو، اساتذہ کو، قرآن کو اور اسلامی کتابوں کو تہس نہس کر دیتے ہیں۔ کیا تناسب ہے ان کے درمیان؟ جناب والا! کوئی ایک justification نہیں دی جاسکتی جس کی بنیاد پر اس نوعیت کا ایکشن ہو سکے۔

جناب والا! میں پہلی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ unjustified, unjustifiable ہیں۔ یہاں مجھے آپ اجازت دیں کہ میں ایک اقتباس آپ کی خدمت میں ایک محترمہ جو liberal محقق ہیں اور آکسفورڈ یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق میں مصروف ہیں ڈاکٹر مسعودہ بانو جن کے مضامین برابر Internationl News میں آتے ہیں لیکن خاص طور سے پانچ اور دس مئی آپریشن سے پہلے ان کے مضمون "The Puzzle of Jamia Hafsa" کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دراصل لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے سلسلے میں بہت سی mysterious چیزیں ہیں۔ جن میں ان کے منتظمین کی غلطیاں بھی شامل ہیں، ان کا حصہ ہے لیکن اس کے علاوہ کون کون اس میں involved ہیں؟ کس کس کا کیا کردار ہے؟ کس

طرح اس واقعہ کو ملک کے میڈیا نے اور لبرل عناصر نے اور پھر پوری دنیا نے ایک ہوّا بنا کر، ایک devil بنا کر ایک Frankenstine بنا کر پیش کیا جس سے پاکستان کا image متاثر ہوا؛ لیکن آپ یہ دیکھیئے کہ ڈاکٹر مسعودہ جو ریسرچ کر رہی ہیں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ان دینی مدارس کے اوپر، انہوں نے ستر پاکستانی مدارس کا مطالعہ کرکے رپورٹ تیار کی ہے اور جامعہ حفصہ گئی ہیں اور وہاں لوگوں سے انٹرویو کئے ہیں، اساتذہ اور طالبات سے بھی۔ اس کی رپورٹ میں کہا جاتا ہے

"however being from the same liberal circle, my personal experience of repeated interviews and visits to Jamia Hafsa and to Mr. Abdul Rasheed Ghazi, does not support this fearful image. And after seeing other's reactions, I repeatedly wonder why. Once inside the *madrassa*, the place feels to me like any girls' college hostel. The girls do have a very purist and strict interpretation of Islam but they make sense in what they say. In their discussions, they backed their actions against the government's own illegal actions of military operations in the tribal belt; the issue of missing persons; the efforts of over-modernized electronic media; and a general breakdown of the state system where no one can get any work done from a government department without connections. Covered just in their *dupattas* and not their black tunics, they joke, they engage with you and appear to be ordinary college girls with a conservative mindset."

آگے چل کر وہ کہتی ہیں

"When one meets Abdul Rasheed Ghazi, he definitely is not a hate-mongering fundamentalist.. One has many more conservative ulema around. He is very easy to access, gives you time and is well-informed on

modern world realities."

ان کو بھی دراصل مدرسے کا footed کہا جا رہا ہے حالانکہ وہ قائد اعظم یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ تھے ۔ اگر دینی مدارس آپ کے الفاظ میں terrorists produce کر رہے ہیں تو پھر یونیورسٹیز بھی وہی terrorists produce کر رہی ہیں۔ آگے چل کر وہ کہتی ہیں

"Fine, the :*madresa* has a gunman but in a country where ulema are gunned down as a routine, I was surprised why they don't maintain even more security around them given that they are high targets."

مزید وہ کہتی ہے

"One, if it is actually an agency operation then it makes sense because the agencies want to give a very militant image and they will ask the brothers to take very extremist positions. Two, if it is not an agency operation, which after my interactions with the *madresa* seems more to be the case then that they can take on the government and impose Sharia? This is what they have in the end. When I look at Jamia Hafsa, I come to it after visits and interviews in over 70 *madresa* across the country, I find that in all those madaris I have heard similar concerns about the government's pro-US policies, attacks in tribal belts, issue of missing people, marginalisation of *madresa* and Islam, and an exaggerated push to modernise the media while as far as they are concerned the country was established in the name of Islam.

پھر اشارہ کرکے تمام لوگ کہہ رہے ہیں کہ ان کے خلاف ایکشن لیں ، مقدس نام بھی اس میں آرہے ہیں

Some other sections of society to use force to curb Jamia Hafsa are unrealistic. These people with conservative values are part of your

society and they prosecute a big number. The only way to stop these expressions of militant Islamism is to stop the government's blind adherence to the war on terror policies because these are giving the ulema power to mobilize a large number of followers."

جناب والا! یہ وہ scenario ہے جس میں میں یہ بات کہتا ہوں کہ اس operation کا قطعاً کوئی جواز نہیں تھا، پورا پورا امکان گفت و شنید کا تھا، یہ ہو رہی تھی۔ ماضی میں ہوئی تھی اور پھر آخری وقت میں تو بالکل معاملہ طے تھا۔ میں انگلستان میں تھا، ٹی وی دیکھ رہا تھا اور ہر لمحہ خبر آ رہی تھی کہ معاملات طے ہو گئے ہیں، بس اب چیز ختم ہونے والی ہے، sign ہونے والے ہیں۔ پھر یہ کیا ہوا، all of a sudden تمام کوششوں کے اوپر پانی ڈال دیا گیا۔

جناب والا! میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں، ملک میں میری نگاہ میں آج سب سے زیادہ محترم علمی اعتبار سے بھی، اور پھر تقویٰ کے اعتبار سے بھی، حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ہیں، اُن کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ وہ خود تشریف لائے اور انہوں نے اس پورے معاملے کو سنبھالنے کی کوشش کی اور جو انہوں نے اپنا تفصیلی بیان دیا ہے جس میں تمام تفصیلات ہیں کہ کیا کیا گیا ہے اور کس طرح معاہدہ تیار تھا اور وہ نہیں ہونے دیا گیا۔ میں صرف ان کا جملہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں جو conclusion ہے اور وہ یہ ہے کہ "مجھ سے جب یہ پوچھا گیا کہ آپ اس خون ریزی کی ذمہ داری کس پر ڈالتے ہیں، تو میں نے کہا "ایوان صدر پر" -یہ حقیقت ہے۔

جناب والا! میں اب دوسرے نکتے کی طرف آنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ کارروائی unconstitutional, illegal, illegitimate ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ یہاں میں آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کروں کہ پچھلے چھ سال سے پوری دنیا کو terrorize کیا گیا ہے "War on Terror" کے نام پر، یہ امریکہ کی عالمی بالادستی کے قیام کی حکمت عملی کا ایک حصہ ہے۔ میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا، جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے جناب والا! کہ war کا لفظ اس terrorism کے خلاف استعمال کرنا غلط ہے، قانونی اعتبار سے، فلسفے، سیاست کے اعتبار سے ، international law کے اعتبار سے، پھر جس چیز کو

terrorism کہا جا رہا ہے یہ غیر متعین ہے کہ کیا terrorism ہے اور کیا terrorism نہیں ہے لیکن میں، فرض کیجیئے اسے مان لیتا ہوں کہ combatant ایک terrorist ہے لیکن وہ terrorist بھی international law کے تحت ' military law کے تحت ' jurisprudence کے تحت، اس ایوان میں بہت سے قانون کے ماہرین موجود ہیں اگر وہ ایمانداری کے ساتھ اس معاملے کا تجزیہ کریںتو وہ میری بات کی تائید کریں گے کہ کہیں بھی terrorist کو combatant قرار نہیں دیا جاتا۔ اس کو آرمی کے مساوی نہیں مانا جاتا۔ وہ ایک criminal ہے لیکن criminal اور combatant دو different categories ہیں Jurisprudence کے اندر۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ International Herald Tribune میں جو مضمون ابھی ۱۹ اگست 2007 کا resume ہے۔ اس resume کو لکھنے والے

Wesley K. Clark, the former supreme commander of NATO, is a fellow at the Burkeley Center for International Relations at the University of California, at Los Angeles

اور دوسرا Kal Raustiala, a law professor and the director of the Burkeley Center یہ بڑا اہم مضمون ہے اور اس کے اندر یہی fundemental issue اٹھائے گئے ہیں۔ اب تک اس کے اوپر پردہ ڈالا گیا تھا لیکن 2004 میں جب سپریم کورٹ نے امریکہ میں ایک قطری باشندے جس کا نام مری ہے اس کا فیصلہ دیا ہے، اس میں انہوں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس پر suspicion of link with Al-Qaeda تھا، اس بنا پر اس کو terrorist کہا گیا جب کہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ اس کو terrorist نہیں کہا جا سکتا، اس کو combatant نہیں قرار دیا جا سکتا اور یہ الگ الگ categories ہیں۔ اس maximum suspicion of crime مضمون میں سے جناب والا! میں آپ کو چند جملے سناؤں گا۔ آغاز اس جملے سے ہوتا ہے کہ

The line between soldier and civilian has long been central to the law of war. Treating terrorists as combatants is a mistake. I repeat 'treating terrorists as combatants is a mistake', terrorists

تھے یا نہیں تھے، الگ مسئلہ ہے۔ انہوں نے کوئی terrorist's act کیا ہے یا نہیں کیا یہ بھی

الگ مسئلہ ہے۔ ان کے پاس اسلحہ بھی تھا یا نہیں' یہ بھی الگ مسئلہ ہے۔ اس کے بارے میں جو critics کہتے ہیں اس کے بارے میں law کیا کہہ رہا ہے' وہ یہ کہتا ہے terrorists and combatants are not the same. جناب والا! مزید سنیے ان کا ارشاد ہے

labelling terrorist as combatants also leads to this paradox while the deliberate killing of civilians is never permitted in war, it is legal to target a military installation or asset. Thus

یہ ذرا غور کیجیئے کیا جملہ کہا جا رہا ہے یہ امریکہ کے دو top کے پروفیسر ہیں' ایک نیٹو کا کمانڈر رہا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ

thus the attack by Al-Qaeda on the destroyer Cole in Yemen in 2000 would be allowed , as well as attacks on command centers like the Pentagon . For all these reasons , the more appropriate designation for terrorists is not "unlawful combatant" but the one long used by Americans, "criminal".

دیکھیں کیا زمین' آسمان کا فرق ہے۔ میں جناب والا! یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ان professors نے جو اس پوری بحث کا نتیجہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ cases like this, illustrate that in the years since 9/11 جناب چیئرمین! یہ بہت توجہ سے سننے کی چیزیں ہیں---

The Bush administration's approach to terrorism has created more problems than it has solved . We need to recognize that terrorists while disasters are more like modern-day pirates than warriors . They ought to be pursued , tried and convicted in the courts . At the extreme , yet military force may be required . But the terrorists themselves are not "combatants ." They are merely criminals , albeit criminals of an especially heinous type and that label suggests the appropriate venue for dealing with the threats they pose.

تو جناب والا! international law کی رو سے یہ آپریشن unconstitutional, illegal اور illegitimate تھا لیکن میں ایک دعویٰ کرنا چاہتا ہوں' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے Constitution کے Article 244 کے تحت فوج کا استعمال کب جائز ہوتا ہے؟ اس وقت جب Civil Administration fail ہو جائے' جب Civil Law-Enforcing Agencies کامیاب نہ ہوں اور جب civil authority باقاعدہ فوج سے request کرے فوج کی مدد کے لیے۔ یہ تین conditions ہیں Constitution میں۔ ان میں سے ایک بھی لال مسجد یا جامعہ حفصہ کے سلسلے میں پوری نہیں ہوئی۔ پولیس' Civil administration جو اس میں involve تھی وہ genuine authority ہے۔ Civil Law Enforcing agencies کو استعمال نہیں کیا گیا جن کا کام تھا کہ وہ یہ کام کریں۔ Civil Administration نے کب request کی؟ کس سے کی؟ اسلام آباد Constitution کے تحت President کے تحت rule نہیں ہوتا ہے۔ اس کا ایک administrative structure ہے' تو international law میں بھی یہ unconstitutional and illegal ہے اور میری نگاہ میں پاکستان کے Constitution کے تحت بھی یہ action illegal, extra-Constitutional اور illegitimate ہے۔ یہ میری دوسری submission ہے جناب والا!

میری تیسری submission یہ ہے کہ یہ قانون کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ غلطی اور گرفت' جرم اور سزا جو بھی تعزیر ہو وہ جرم کے مطابق ہونی چاہیے۔ اگر کسی نے آپ کے سو روپے لے لیے ہیں' ادا نہیں کیے ہیں اور آپ اس کو بندوق سے مار دیں تو یہ اس سے بڑا جرم ہے۔ اسی طرح law enforcing authorities کے لیے بھی use of force صرف اس وقت permitted ہے جب وہ قانون کے تحت justified ہو اور پھر use of force اتنی ہو جو minimum ہے کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے۔ Excessive use of force ایک crime ہے نہ صرف crime ہے بلکہ punishable crime ہے۔

صرف civil حالات میں ہی نہیں' ملٹری میں بھی۔ آپ کو معلوم ہے امریکی فورسز کا بحثیت مجموعی رویہ ظالمانہ اور غاصبانہ رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی' چاہے وہ اشک شوئی کے لیے ہو' لیکن کتنے ہی cases ایسے ہیں' جن میں اس بنا پر کہ ایک آفیسر نے unnecessary

law of کیا۔ انہیں prosecute کیا گیا ہے، انہیں punish کیا گیا ہے۔ یہ use of forces army ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جامعہ حفصہ کی انتظامیہ اور طلباء کی غلطی اور سزا، ان میں کیا نسبت ہے؟ کیا اس سے بڑی کوئی injustice ہو سکتی ہے کہ آپ ان childish misadventures کے لیے کمانڈو فورس استعمال کریں؟ آپ اینٹ سے اینٹ بجا دیں، آپ جامعہ حفصہ کو ایک debris بنا دیں، آپ سینکڑوں، ہزاروں افراد کو جلا دیں؛ قتل کر دیں۔ ان کی لاشیں سلامت نہ ہوں۔ جناب والا! کوئی جواز نہیں تھا۔ یہ تیسرا بڑا جرم ہے۔ Justice کا اس سے بڑا miscarriage پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتا اور امت مسلمہ کی پوری تاریخ میں شاید ہی اس کی مثال ملے گی۔ مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے غیروں کو خوش کرنے کے لیے، امریکہ کو خوش کرنے کے لیے، اپنی credibility ان کی نگاہ میں پیدا کرنے کے لیے اور جو پریشر ان پر استعمال کیا جا رہا تھا، اسے کسی طریقے سے، ہلکا کرنے کے لیے یہ ڈرامہ کھیلا۔ یہ خونی ڈرامہ کھیلا۔ بچیوں کی جان۔ آپ ذرا پڑھیے جو اظہار ہو رہا ہے۔ میں بھی اسی طرح اظہار کروں گا۔ یہ تیسرا بڑا جرم ہے جناب والا جو کیا گیا ہے۔

چوتھی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب والا it was also immorral. میں اس سے آگے بڑھوں گا that was blasphemous. Blasphemy کیا ہے؟ blasphemy نام ہے کسی مقدس ہستی، کسی مقدس جگہ کا، کسی مقدس value کا violation۔ آپ نے مسجد کو violate کیا ہے۔ آپ نے مدرسے کو violate کیا ہے۔ آپ نے دینی کتب خانے کو violate کیا ہے۔ آپ کے اس فوجی ایکشن میں قرآن پاک شہید ہوا ہے اور قرآن پاک کے نسخے جلے ہوئے، پھٹے ہوئے ملے ہیں۔ اگر یہ واقعہ کسی اور جگہ ہو تو دنیا میں آگ لگ جاتی ہے لیکن اگر لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر ہمارے فوجیوں کے ہاتھوں یہ ہوا۔ ہم ٹھنڈے دلوں یہ برداشت کر سکتے ہیں؟ ہم بھول سکتے ہیں؟ جناب والا یہ blasphemous ہے یہ immoral ہے۔ جس طرح کی بچیوں کی داستانیں ہیں، میں BBC پر سنتا رہا ہوں۔ آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیجیے۔ میرے پاس پچیس reports موجود ہیں اور جو سینکڑوں بچے وہاں سے نکلے ہیں، ان سے آپ معلومات لے لیجیے۔ تو جناب والا یہ immoral اور blasphemous اور پانچویں تنقید میری یہ ہے کہ یہ malafide ہے۔ یعنی چاروں طرف یہی تھا کہ یہ malafide ہے لیکن جو چیز اسے سب

سے زیادہ گھناؤنا ، افسوسناک اور شرمناک بناتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے محض امریکہ کو خوش کرنے کے لیے، اور ان کی جو so called war on terror کی strategy ہے جسے ہم نے unthinkingly اپنے پر مسلط کر لیا ہے ، آج جا کر جو بات آپ کابل میں جرگے کو سنا رہے ہیں خود اپنے کو بھی سنا لیجیے ۔ خود اپنے ملک میں آپ اس کے خلاف کیا کر رہے ہیں ؟ میرے پاس جناب والا پچیسیوں حوالے موجود ہیں، جن میں مغربی میڈیا نے سب سے پہلے اس واقعے کو demonize کرنا اور اس کے ذریعے ایک فضا پیدا کرنا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ rebellion ہے، یہ insurgency ہے، یہ civil war ہے، تم کیوں کام نہیں کرتے ہو؟ قوت کا استعمال کرو۔ ساری فضا بنائی اور اس کے بعد جب مذاکرات ایک مرحلے پر پہنچے تو انہیں sabotage کر کے، چشم زدن میں قوت کا استعمال کیا گیا اور اس طرح معصوم خون بہایا گیا اور اس کے بعد اسے داد مل گئی۔ آپ کو معلوم ہے کہ سب سے پہلا ٹیلی فون Brown نے کیا تھا کہ کیا کارنامہ انجام دیا ہے ۔ اس کے بعد چار بیان امریکہ کے تین افراد کے آئے۔ اس بعد مغربی میڈیا کو آپ دیکھ لیجیے ۔ اس کے برعکس جیسا کہ میں نے آپ کو ..... Dr کا حوالہ دیا، اسی طرح نیویارک ٹائمز کے اندر مضمون لال مسجد پر آیا اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم گئے ہیں، ہم نے انٹرویو کیے ہیں ، ہمیں اس میں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا ۔ لیکن یہاں دعوی کیا گیا کہ وہاں پر سرنگیں تھیں وہ سرنگیں کہاں غائب ہوگئیں؟ دعویٰ کیا گیا کہ وہاں پر suicide bombers تھے، وہ suicide bombers کہاں چلے گئے؟ دعویٰ کیا گیا کہ ان کے پاس rockets تھے، وہ rockets کہاں چلے گئے؟ ان کے پاس اسلحہ تھا، صرف سترہ کلاشنکوفیں، ان کے بارے میں انہوں نے علی الاعلان کہا کہ ہمارے پاس ہیں، اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ آپ نے بعد میں اسلحہ کی جو نمائش کی ہے اس کے بارے میں مغربی میڈیا کے اخبارات پڑھ لیجیئے، میں نے پڑھے ہیں کوئی ایک ایسا اخبار نہیں جس نے اس کے اوپر شک کا اظہار نہ کیا ہو اور میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے جو اسلحہ بعد میں دکھایا ہے اگر ان کے پاس تھا تو انہوں نے استعمال کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ اتنے بے وقوف تھے کہ جب ان کے پرخچے اڑائے جا رہے تھے، آپ کا مقابلہ کر رہے تھے، جنگ کی سی حالت تھی اور وہ یہ اسلحہ لے کر بیٹھے رہے، آپ کو تحفہ دینے کے لیے اور خدا کی قسم اگر ان کے پاس یہ اسلحہ تھا تو اور انہوں نے استعمال نہیں کیا تو وہ انسان نہیں فرشتے تھے جس طریقے سے آپ نے ان کو مارا ہے

تو یہ سارے کا سارا ڈھونگ ہے۔ یہ سارے کا سارا دھوکہ ہے۔ اس لیے جناب والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ان پانچ accounts پر یہ ہماری تاریخ کا تاریک ترین سانحہ ہے اور اس کو اس طریقے سے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ یہ اب تاریخ کا حصہ ہے تو اس کی غلط فہمی ہے اس لیے جناب والا! میں یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک independent judicial commission قائم ہو۔ خود سپریم کورٹ کے جو اشارات آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سپریم کورٹ نے اس کا نوٹس لیا تھا، سپریم کورٹ کی directories میں یہ چیز تھی کہ اس کا peaceful حل نکالو۔ سپریم کورٹ نے قرآن پاک کی بےحرمتی اور بچیوں کے قتل کا بھی نوٹس لیا ہے۔ آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ فی الحقیقت کتنے افراد وہاں مارے گئے ہیں۔ اور جناب والا! آپ کو معلوم ہونا چاہیے اور میں بڑے دکھ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ بھاری توپ خانے کے علاوہ جس نے پوری عمارتوں کو تباہ کر دیا، سفید فاسفورس اور زہریلی گیس دونوں کا استعمال ہوا ہے۔ International internet پر ایک نہیں کئی تصویریں میں نے وہ خود دیکھیں جلی ہوئی لاشوں کی، اور دیواریں جن کے بارے forensic experts نے کہا ہے کہ یہ سفید فاسفورس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ اور اگر سفید فاسفورس اور زہریلی گیس استعمال کی گئی ہے تو یہ establish ہونا چاہیے اور اگر یہ establish ہوتا ہے تو یہ crime against humanity, crime against Islam, crime against Pakistan ہے اور جو اس کے ذمہ دار ہیں ان کو اس کی قرارواقعی سزا ہونی چاہیے۔ اس لیے میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک independent judicial commission قائم ہو جو Supreme Court کے judges پر مشتمل ہو اور یہ تیرہ سوالات ہیں جنہیں انہیں examine کرنا چاہیے اور establish کرنا چاہیے کہ اس میں کیا حقیقت ہے اور جس کا جتنا جرم ثابت ہو خواہ علماء کا ہو، طلبا کا ہو، فوج کا ہو، سول انتظامیہ کا ہو، کابینہ کا ہو، صدر صاحب کا ہو، اس کا اظہار ہونا چاہیے۔

سوالنمبر ایک یہ ہے کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی انتظامیہ اور طلبہ و طالبات پر جو الزامات لگائے جا رہے ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے؟ حالات کو اس مقام تک لانے میں کون کون سی قوتیں کس درجے میں شریک تھیں؟ ایک ایک کا کردار اور رول بالکل کھل کر سامنے آئے۔

نمبر ۲۔ جنوری 2007 سے پہلے کوئی مسئلہ کیوں پیدا نہیں ہوا اور وہ کیا خاص حالات اور

اسباب ہیں جن کی وجہ سے جنوری سے جولائی تک مختلف واقعات رونما ہوئے؟

نمبر ۳۔ انتظامیہ اور طلبہ و طالبات کی اصل شکایات کیا تھیں اور ان کو رفع کرنے کے لیے کیا کیا گیا؟

نمبر ۴۔ انتظامیہ اور طلبہ و طالبات سے کیا غلطیاں سرزد ہوئیں اور حالات کی اصلاح اور افہام وتفہیم کے ذریعے معاملات کو طے کرنے کی کیا کوششیں ہوئیں؟ کیا معاہدے ہوئے؟ کس نے ان معاہدوں کو سبوتاژ کیا اور مصالحت کا عمل کیوں کامیاب نہ ہوا؟

نمبر۵۔ اس پورے معاملے میں حقیقی تشدد کا کتنا حصہ ہے اور کون اس کا ذمہ دار ہے؟

نمبر۶۔ کیا حکومت کے پاس کوئی مذاکراتی حکمت عملی اور اختیار تھا؟ اور کیا عالمی تجربات کی روشنی میں قوت کے استعمال کے بغیر مسئلے کا حل ممکن نہیں تھا؟ اگر ایسا تھا تو کیا ضروری حد تک قوت کا استعمال ہوا یا قوت کا بے رحمانہ ' بے محابہ اور سفاکانہ استعمال کیا گیا؟

نمبر 7۔ یہ سوال بھی اہم ہے کہ قوت کے استعمال کے لیے جس دستوری اور قانونی جواز کی ضرورت ہے' وہ پورا کیا گیا؟ اسلام آباد میں سول اتھارٹی کون ہے؟ پولیس کے ذریعے مسئلے کو کیوں حل نہیں کیا گیا؟ پولیس اور رینجرز کو کئی مہینے اسلام آباد کس اتھارٹی کے تحت لایا گیا اور ان کو کیوں واپس کیا گیا؟ آخری فوجی آپریشن کا فیصلہ کس نے کیا اور کس دستوری اختیار کے تحت کیا گیا؟ اس میں سول انتظامیہ' کابینہ' چیف آف آرمی اسٹاف ہر ایک کا کیا کردار ہے؟

نمبر 8۔ سپریم کورٹ کے بنچ نے مفاہمت کے ذریعے مسئلے کے حل کے لیے ہدایات جاری کی تھیں' ان کا کیا بنا؟ عدالت کا کیا رول رہا اور انتظامیہ نے عدالت کے احکام کے الفاظ اور spirit کی کہاں تک پیروی کی؟

نمبر 9۔ مسجد اور مدرسے میں موجود افراد اور اسلحے وغیرہ کے بارے میں حکومت کے دعوے کیا تھے اور حقیقت کیا نکلی؟ فوجی آپریشن کے لیے جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ کہاں تک ضروری تھا؟ جانی اور مالی نقصان کی صحیح پوزیشن کیا ہے؟ فی الحقیقت کتنے اساتذہ' طلبہ و طالبات اور دوسرا عملہ مسجد و مدرسے میں تھا؟ کل اموات کتنی ہوئیں؟ قرائن و شواہد بتاتے ہیں کہ طالبات' طلبہ اور اساتذہ کو اس سے کہیں زیادہ تعداد میں قتل کیا گیا کہ جتنی تعداد حکومتی ترجمان بتاتے ہیں۔ اس قتل عام کی باقاعدہ اعلیٰ سطحی تحقیقات ہونی چاہئیں۔

نمبر 10۔ فوج نے جو ہتھیار استعمال کیے، وہ کون کون سے تھے؟ مدرسے کے طلبہ کی طرف سے کون سے ہتھیار استعمال ہوئے؟ انٹرنیٹ پر موجود مضامین اور روزنامہ "ڈان" میں شائع ہونے والی تصاویر میں سفید فاسفورس کے سفاکانہ استعمال کے شواہد کی کیا حقیقت ہے؟ Chemical اسلحے کے استعمال کا کس نے حکم دیا تھا؟ عمارت کے اندر آگ لگنے، لاشوں کے جھلسنے اور اس کے اسباب کا تعین ضروری ہے، نیز کس قسم کی گیسوں کا استعمال اس آپریشن میں کیا گیا اور ان کے کیا اثرات رونما ہوئے؟

نمبر 11۔ جس اسلحے کی نمائش کی گئی ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟

نمبر 12۔ مسجد میں طلبہ اور طالبات کو یرغمال بنائے جانے کے دعوے کی کیا حقیقت ہے؟ محاصرے کے دوران علماء، صلح کاروں اور میڈیا کے نمائندوں کو مسجد اور مدرسے میں جانے سے کس نے روکا؟ آپریشن کے بعد بھی دو دن مسجد اور مدرسے میں میڈیا کو داخل ہونے سے کیوں روکا گیا؟ اس دوران اندر کیا کچھ ہوا؟ 400 کفن منگوانے کے بعد صرف 92 لاشوں کی تدفین کا معمہ کیا ہے؟ بی بی سی کے نمائندے کو گورکن نے بتایا کہ ایک، ایک قبر میں دو، دو لاشیں ہیں۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

نمبر 13۔ مسجد کی بے حرمتی، قرآن پاک اور دینی کتب کی بربادی اور مسجد میں جوتوں سمیت جانا اور فوجی ترجمان کا یہ دعویٰ نشر کرنا کہ آپریشن کے دوران اس جگہ کی حیثیت مسجد کی نہیں رہی ہے، کہاں تک صحیح ہے؟ قرآن پاک کے جلائے جانے اور قرآن کے اوراق کی بے حرمتی کے بارے میں سپریم کورٹ کے بنچ نے بھی سوال اٹھائے ہیں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں سارے حقائق قوم کے سامنے آنے چاہئیں۔

جناب والا! یہ وہ 13 سوال ہیں جن کے جواب آنے چاہئیں۔ یہ ایک public issue ہے۔ یہ ایک نکتہ ہے، یہ قانونی issue ہے، یہ Constitutional issue ہے اور میں یہ آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ پوری پاکستانی قوم ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ سوگوار ہے۔ وہ یہ سوال پوچھ رہی ہے اور ان کا جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم ان کا جواب نہیں دیتے تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہم مجرم ہیں اور ہم ایک جرم پر خاموشی یا پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اب آخر میں جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ ٹھیک ہے انشاء اللہ یہ قوم یہاں بھی حساب

لے گی، خون کا حساب لے گی، جرم کا حساب لے گی، قرآن کی بے حرمتی کا حساب لے گی لیکن ایک عدالت اس سے بھی بڑی ہے۔ ہم سب نے ایک دن مرجانا ہے۔ خدا کے لیے ایک لمحہ اپنے ضمیر اور اپنے سینے میں جھانک کر دیکھیں اور غور کیجیے کہ آپ نے کیا کیا۔ جو کام جنرل ڈائر نے برطانوی استعمار کے لیے کیا تھا اس سے برا کام آپ نے اپنی قوم کے ساتھ کیا ہے۔ جو رنجیت سنگھ کے فوجیوں نے بادشاہی مسجد میں کیا تھا آپ نے اسلام آباد میں اس سے زیادہ برا کام کیا ہے۔ خدا کے لیے قوم کے سامنے کیا جواب دیں گے؟ اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟ یہ ہیں چند issues. شکریہ۔

جناب چیئرمین، میرے پاس ایک طویل فہرست ہے ان ساتھیوں کی جو بولنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ parliamentary meeting میں بھی agree ہوا تھا کہ وقت کی سختی سے پابندی کی جائے گی۔ لہذا میں اپنے سب ساتھیوں سے یہ واضح طور پر کہتا ہوں کہ وقت کی سختی سے پابندی کی جائے۔ مولانا راحت حسین۔

سینیٹر مولانا راحت حسین، (عربی) شکریہ جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے اس نہایت اہم موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین! ہمارے حکمرانوں کا سب سے پہلے یہ نعرہ تھا کہ سب سے پہلے پاکستان۔ اسی نعرے کے توسط سے اگر ہم اس ملک کے اندر دیکھیں تو ہم نے اپنے ہی پاکستانیوں پر اپنا ملک تنگ کر رکھا ہے۔ جناب چیئرمین! ایک کہاوت مشہور ہے کہ ایک قوم کے ساتھ اس کا بادشاہ بہت ظلم کر رہا تھا تو وہ بحثیت جرگہ ان کے پاس گئے۔ قوم نے اپنے بادشاہ کو کہا کہ خدانخواستہ نعوذ باللہ اگر آپ ہمارے خدا ہیں تو ہم آپ کے بندے ہیں، خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر آپ ہمارے بزرگ ہیں تو ہم آپ کے چھوٹے ہیں اور آپ کے بچوں کی حیثیت رکھتے ہیں، بزرگ اپنے بچوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر آپ ہمارے بادشاہ ہیں تو ہم آپ کی رعایا ہیں اور بادشاہ اپنی رعایا پر ظلم نہیں کرتا۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ نہ میں آپ کا خدا ہوں، نہ میں آپ کا بزرگ ہوں، نہ میں آپ کا بادشاہ ہوں۔ میں آپ لوگوں کا گناہ ہوں جو آپ پر مسلط ہوا۔

جناب چیئرمین! لال مسجد کے حوالے سے آج ساری دنیا اور خصوصاً ہمارے پڑوس میں

بھارت کے لوگوں کے دلوں میں ہمارے لیے ایک طعنہ ہے کہ بابری مسجد کا جو حشر ہوا آج پاکستان کے اندر وہی ایک برائے نام مسلم حکومت ہے اور پاکستان کے اندر باوجود اس کے کہ ہم نے آئین میں حلف اٹھایا ہے کہ ہم اسلامی نظریات اور اسلامی اقدار کی پاسداری کریں گے، ان کی حفاظت کریں گے۔ ہمارے دستور میں ہے کہ ہم اسلامی شعائر کی پاسداری کریں گے اور یہاں اسلامی شعائر کو ملیامیٹ کیا جا رہا ہے۔ ہم ہندوؤں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے جنہوں نے بابری مسجد کو شہید کیا۔

جناب چیئرمین! بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہی خواتین اور طالبات جن کے بال کسی اجنبی نے نہیں دیکھے تھے، جن کے چہرے کسی اجنبی نے نہیں دیکھے تھے آج ان کے چہرے اور ان کے برقعے، ان کے بال اور ان کی عزت آب پارہ کے چوکوں میں اور لال مسجد کے اردگرد نالیوں میں ان کے بال موجود ہیں۔ ان کی ہڈیاں موجود ہیں۔ وہی خواتین جو اکثر بلکہ تمام تر حافظہ قرآن تھیں آج اس حافظہ قرآن کی کیا حیثیت رہی اور ظلم در ظلم، وہ بچے جو چھ سال اور دس سال کے تھے ان کی بھی انگلیاں اور کٹے ہوئے ہاتھ، جلی ہوئی لاشیں آج اردگرد ہمارے اسلام آباد کی نالیوں میں مل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! کتنے ظلم کی بات ہے، پھر اس سے بڑھ کر اور ظلم کہ بارہ ہزار قرآن کریم کے نسخے شہید کئے گئے۔ ہماری کتابوں میں اور اسلامی آئین کے اندر اور قرآنی نظام کے اندر یہ موجود ہے کہ آپ نے کسی کو جلانا نہیں۔ کسی جانور کو بھی جلانا نہیں ہے لیکن آج ہم نے پاکستان کے اندر دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کو زندہ جلا دیا۔ جناب چیئرمین! آپ اس کو دیکھیں کہ ہم کشمیر پر تیس سال سے مذاکرات کر رہے ہیں اور ہم ایک لال مسجد کے لیے ۸ دن اور ۱۰ دن کا وقت نہیں دے رہے ہیں۔ مذاکرات کے دروازے بند کر رہے ہیں اور پھر صرف ایک یہودی لابی کو خوش کرنے کے لیے ہم سب کچھ کر رہے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ نے صاف بتایا ہے کہ اگر آپ یہود و نصاریٰ کو جتنا بھی خوش کریں گے وہ کبھی بھی آپ سے راضی نہیں ہوں۔ جناب چیئرمین! آج وہ لاشیں، آج وہ عورتیں اور آج وہ طالبات ہم سے سوال کر رہی ہیں۔ جناب چیئرمین! میں تہہ دل سے آپ کی بہت عزت کرتا ہوں کہ آپ ایک مذہبی mind رکھنے والی شخصیت ہیں اور پھر احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کی ایک نسبت ہے۔ ہم

آپ سے بھی یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ پارلیمنٹ، یہ پاکستان اور یہ ملک یہ ایک فرد واحد کے لیے نہیں بنا ہے اور نہ فوج ایک فرد واحد کی ذاتی جاگیر اور ذاتی ملازم ہے۔ ہم تہہ دل سے فوج کی قدر کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ ہماری مملکت خوشحال ہو اس میں امن ہو، اس میں خوشحالی ہو، اس میں فراوانی ہو، لیکن ایک بندہ سارے آئین کو پامال کر کے، ایک بندہ ساری ملت کو یرغمال بنا کر، ایک بندہ ساری پارلیمنٹ کو یرغمال بنا کر اور پھر ہماری اسلامی اقدار کو پامال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ روشن خیالی کے نام پر یہاں پر لادینیت کو مسلط کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! آج لال مسجد کا یہی حشر ہے۔ ہم نے یہاں پہلے بھی باجوڑ کے بارے میں کہا تھا کہ جب باجوڑ میں ایک مدرسے پر بمباری کی گئی اور ہمارے ۱۴ اور ۲۵ سال کے طالب علم حافظ قرآن شہید ہوئے۔ ۳۔ ۸ بندے شہید ہوئے۔ سارے ۱۴ سے لے کر ۲۵ سال کے طالب علم تھے اور یہی سلسلہ آج اس ملک میں رواں دواں ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس گورنمنٹ کے آنے کے بعد، یعنی جمہوریت سے پہلے بھی آج تک ۴۰۰۰۰ سے زیادہ بندے مر گئے یا شہید ہو گئے یہاں تک کہ فوجی بھی شہید ہوئے، پولیس والے بھی غیر محفوظ ہیں ہمارے وزراء بھی غیر محفوظ ہیں، ہمارے وزراء مملکت بھی غیر محفوظ۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر مولانا راحت حسین: ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ہم یہاں اعلان کرتے ہیں کہ یہ لال مسجد کا مسئلہ نہیں ہے یہ شعائر اسلام کا مسئلہ ہے اور میں یہاں آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کو light نہ لیں یہ ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین! لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی جگہ پر ہم کسی اور چیز کو نہیں بننے دیں گے اور آپ انشاء اللہ یاد رکھیں گے، آپ کے توسط سے ہم اس floor سے یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ملک، یہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اس لا الہ الا اللہ، کا کیا مقصد تھا۔ آپ کی chair کے اوپر مرحوم کی تصویر ہے اور اس سے اوپر اللہ رب العالمین کی کتاب کا اسم اعظم لکھا گیا ہے وہ یہی آپ سے چاہ رہا ہے۔ آپ کے حکمرانوں سے یہی چاہ رہا ہے کہ آپ نے فوج اس لیے بھرتی کی تھی کہ آج آپ اس ملک کے بچوں کو ماریں، اپنے ملک

کی خواتین کو بے عزت کریں ، اپنے ملک کی خواتین کو شہید کریں ان کو ان کے بالوں سے پکڑیں ان کو گھسیٹیں ، ان کو زندہ جلائیں اور جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا مولانا عبداللہ مرحوم جو رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین تھے، ان کی بوڑھی بیوہ اور حضرت مولانا عبدالعزیز کی والدہ ۸۰ اور ۹۰ سال کی عمر تھی، وہ شہید کی گئیں اس کے بعد ان کی لاش کو جلایا گیا ۔ جناب چیئرمین! مولانا عبدالعزیز کا ایک ہی بیٹا تھا۔اس کو شہید کیا گیا----

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں تاکہ اور بھی ساتھی بول سکیں۔

سینیٹرمولانا راحت حسین ، ایک منٹ میں، میں ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب چیئرمین! میں حکمران اورپولیٹکل پارٹی(ق) لیگ کو کہنا چاہتا ہوں کہ آپ پولٹیکل پارٹی ہیں، آپ نے یہاں سیاست کرنی ہے۔ آپ سیاست میں ہوتے ہوئے ایک جابر کا ساتھ نہ دیں، اس کا ساتھ چھوڑیں ۔ہم یہاں اعلان کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تبارک تعالیٰ ہم لال مسجد ، جامعہ حفصہ اور قرآن کریم کی بے حرمتی کا بدلہ ضرور لیں گے۔پاکستان کے اندر ہم اس -------

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیئے ---

سینیٹر مولانا راحت حسین ،جناب چیئرمین! آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر کسی اور چیز کو نہیں بننے دیں گے۔ہم اپنے خون کا نذرانہ پیش کریں گے اور ہم پاکستان میں تحریک چلائیں گے شکریہ۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔ ڈاکٹر محمد ساعد۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نماز کے بعد؛ ابھی کرلیں، اذان کے بعد مغرب کا ٹائم طویل ہوتا ہے۔ اگر چاہیں تو کرلیں، دس منٹ ہیں۔ Maximum سات منٹ کا ٹائم ہی agree ہوا تھا۔ میری request ہے کہ کرلیں۔

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman! I have no hesitation, I have absolutely no hesitation in saying that what happened in Lal Masjid in the month of July is the worst example of the state

terrorism. Mr. Chairman! it has got no parallel in the 60 year history of our country as pointed out by Professor Khursheed Sahib as the tragic event far worst than the *Julianwala* event that happend in Amratser in 1919. Mr. Chairman! it is a fact that hundreds of students were killed absolutely indiscriminately and among those who were butchered, they were the orphans from the earthquake affected area. Mr. Chairman! I can assure you that this tragic event will remain there as a black spot on the ruling party. It will remain as an ugly spot on fair name of our army and it will remain a dirty, as a very dirty spot on the uniform of Mr. Musharraf and I can assure you that this black and ugly spot will never be erased from the memory of our people.

Mr. Chairman! this tragic event will be absolutely unforgetable because that did not happen in one of the far-flung areas of the tribal region. It did not happen in the remote cornors of the province of Baluchistan. This tragic event Mr. Chairman! happened right in the heart of the Islamic Republic just two kilometers from the building of the Parliament. Mr. Chairman! thousands of the residents of Islamabad are the witness, they are the living witness of this unfortunate incident and millions have watched it on the television screens and therefore, Mr. Chairman! this sad event will remain fresh in the memory of people for a very long time to come. Mr. Chairman! we should also remember that Ghazi Abdul Rashid and Maulana Abdul Aziz had been conducting daily prayers in this mosque for the last so many years. They had been delivering Friday *Khutbas* in this mosque for the last so many years and these two religious

leaders, Mr. Chairman! have a very large following. They have a lot of goodwill....

(اس موقع پر نماز مغرب کے لیے اذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین، جی ساجد صاحب! آپ ختم کر لیں کیونکہ مغرب کا لمبا ٹائم ہوتا ہے

We will adjourn now for *Maghrib* prayers and reconvene at 7:30 PM.

(The House was adjourned for Maghrib prayers till 7:30 PM)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب ڈپٹی چیئرمین، جناب جان محمد خان جمالی کی زیر صدارت شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین، السلام علیکم۔ ڈاکٹر صاحب! بسم اللہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد، جناب چیئرمین صاحب! میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو افسوسناک واقعہ ہے it will be remembered for a very long time to come. اس لئے کہ عبدالرشید غازی مرحوم جو شہید ہوئے

and Maulana Abdul Aziz who has been arrested, they were the religious leaders of this community and they had been conducting daily prayers in this mosque for the last so many years and they had been delivering Friday *Khutbas* for so many years.

اور community میں ان دو صاحبان کی ایک بہت بڑی respect ہے۔

They have a lot of goodwill. I would also like to mention Mr. Chairman, that whatever had happened during this tragic operation, it was absolutely inhuman, it was cruel and it was the height of the callousness.

جناب چیئرمین صاحب! یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ

The Lal Masjid and Jamia Hafsa were besieged for perhaps more than one week, and during this military operation which took place in the month of

hot and humid July. Electricity was cut-off. You can imagine with no electricity during the month of July, water supply was stopped, phones were disconnected and Gas supply was also switched off. You can appreciate the terrible situation because of these inconveniences. Mr. Chairman! you could not take any food inside. You could not take any medicine inside and it is the result of this that there were many injured people who were led to death. Mr. Chairman! Sir! these people suffered miseries and difficulties because of three major reasons. No. 1, because these two brothers refused to take back "the *fatwa*" that they had circulated regarding the Waziristan operation. They had declared that killing of the local people by Pakistani Army is absolutely un-Islamic. They were pressurized to take this *fatwa* back and they refused. They were also demanding the construction of the 9 mosques which were demolished by the Capital Development Authority.

They had also a very innocent demand that the prostitution dens in the Islamic Republic of Pakistan, capital, should be completely closed. These were their demands and these were the penalties that they had to pay.

Mr. Chairman, I would also like to bring to your kind notice that government justified the invasion of the Lal Mosque and the Madressah on very fabricated lies with absolutely no basis. It was alleged that there were dumps and piles of ammunition and after the invasion was over, what we found was only a couple of klashinkoves. And what Army put on display there, after the capture of the mosque, was absolutely brand

new, spotless clean armament from the army ammunition stores.

Mr. Chairman, it was also repeatedly said that there were strong bunkers inside the mosque from where the army soldiers were targetted. No bunkers were found after the invasion. It was alleged that there was a tunnel leading from the bunkers to mosque. It was also proved to be absolutely a lie.

Mr. Chairman, it was said time and again that there were foreign terrorists inside the mosque; it was a total lie because the so-called foreign terrorists who died there, they were all local people, as they were carried for burial by the local people within their own graveyards.

Mr. Chairman, it was alleged that Ghazi Abdur Rashid had demanded safe passage for the foreign terrorists, it was absolutely a lie; And on the top of it in order to conceal its own lies, the government bulldozed the Jamia Hafsa completely. It was razed to the ground so that nobody could see it and determine the allegation which was absolutely a lie.

Mr. Chairman, I would also like to bring to your notice that nearly 15000 soldiers took part in this operation. This army was more than the army deployed in the Kargil debacle.

It was also said that the latest lethal weapons were used in this military operation and what was shown on television, the Madressah and the Mosque wall, every part of it had the fire marks

اور ایسا لگ رہا تھا کہ یہ مسجد یا کوئی جامعہ نہیں ہے

rather it is the military firing range.

Mr. Chairman, the dome of the Mosque, the minaret of the Mosque, the living rooms, the kitchen and even the toilet walls, they all carried ugly marks, scar marks of the bullets. Mr. Chairman, the Mosque and the Madressah was stormed with phosphorus bombs and the heat generated nearly burnt everything, the furniture, all books, library books and thousands of copies of the Holy Quran were just burnt down. Even the metal work of the windows was melted. Men and women and children were reduced to lumps of charcoal.

اور یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ غازی عبدالرشید کی لاش کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی؛

and how can you identify person from the lumps of black charcoal? impossible!

اور جناب والا! یہ بھی ریکارڈ ہے کہ

Indian Army committed a lot of atrocities against the people of the occupied Kashmir but this is also on the record that the Indian Army has so far not used Phosphorus bombs in the occupied Kashmir. This is also on the record that Israel has also not so far used the phosphorus bombs on the Palestinians

اور ہم نے جو اپنے لوگوں پر لال مسجد میں کیا ہے یہ بہت بڑا ظلم عظیم ہے --

Sir, I would also like to invite your attention to the manner in which besieged people were made to surrender. It was a very very humiliating manner of surrender.

اور جن لوگوں نے اس دن کے ٹی وی کے programmes کو دیکھا ہے they
would bear me out that it was repeatedly announced کہ جن لوگوں نے
surrender کرنا ہے

they have to raise their hands up, they had to take their shirts off and they had to decline folded with their shirts and they had to walk/pass through the security barrier and photograph.

کیا ہتھیار ڈالنے کا یہ واحد طریقہ ہے جناب چیئرمین؛ اور جس طریقے سے مولانا عبدالعزیز صاحب کو پی ٹی وی سٹیشن پر لے جایا گیا

and he was interviewed in the most disgraceful and humiliating manner and this played a very vital part in the resistence by the besieged people.

وہاں کے لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ جو لوگ surrender کرتے ہیں preceeding humiliating manner they are treated with then they tried to fight with a last bullet and they did it. اور اگر میں ان کی position میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا۔ I would have not surrendered.

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ

we have watched on television the manner in which the Indian Army made the Pakistan Army surrender in the Pultan Maidan, Dhaka in August 1971.

Mr. Deputy Chairman: It was December.

Senator Dr. Muhammed Said: December, I am saying December, 1971. All Pakistani soldiers were uniformed.

کسی کی قمیض نہیں اتاری گئی۔ کسی سے نہیں کہا گیا کہ ہاتھ اوپر کر دیں اور ہمارا جو paper tiger تھا جنرل نیازی he was also nicely dressed up. He was not humiliated. یہ دوسری بات ہے جناب! کہ ایک بنگالی نے اس کے سر پر جوتا مارا لیکن اس میں Indian Army کا کوئی role نہیں ہے۔ جناب والا! جس طریقے سے ان لوگوں کو surrender کے لیے کہا گیا' it was very humiliating. اگر یہ تھوڑے سے tolerant ہوتے' I am sure

many more would have surrendered and many lives would have been

لال مسجد اور جامعہ storming of the جو یہ saved. Mr. Chairman, to conclude Sir,

It was totally uncalled for. It was absolutely unwarranted and it حفصہ ہے -

لیکن could have been very easily avoided, if there was a will to do this?

جناب ہماری آرمی نے اور ہمارے اقتدار اعلیٰ نے تو فیصلہ کیا تھا کہ ان کو ہر طریقہ سے خاموش کرنا ہے۔ اس لیے انہوں نے نام ہی رکھا تھا "Operation Silence."

The way the innocent citizens were attacked Mr. Chairman, the way they were murdered and butchered, it was absolutely inhuman.

میں پروفیسر خورشید صاحب کی تجویز سے بالکل اتفاق کرتا ہوں

that we should have a judicial commission which should investigate thoroughly the strategy, this tragedy and bring to book, any person who is responsible for this terrible tragedy.

جناب چیئرمین! مجھے اجازت دیں کہ میں نے جو معروضات پیش کی ہیں میں ان کا اختتام کروں، قرآن عظیم الشان کی سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 114 سے۔

(عربی)

ترجمہ، اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مساجد میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور مسجدوں کی ویرانی کے درپے ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ۔ پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی۔ جناب چیئرمین! میں تھوڑا سا background میں جانے کی کوشش کروں گا اس لیے کہ تین جولائی سے قبل کچھ واقعات اسلام آباد کے اندر ہوئے جن میں سے آنٹی شمیم کے اغوا کا کیس ہے جس کو لال مسجد کے اندر لے جایا گیا اور کچھ توبہ تائب کروانے کے بعد اس کو

چھوڑ دیا گیا۔ مساج سینٹر سے چینی خواتین کو اٹھایا گیا اور ان کو واپس کیا گیا اور کچھ وڈیو اور سی ڈی سینٹرز پر لال مسجد اور جامعہ فریدیہ کے کچھ طلباء نے حملے کئے یہ چند واقعات ہو جانے کے بعد اس بات کا مطالبہ کیا جانے لگا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف فوری طور پر کارروائی ہو جانی چاہیے۔

جناب چیئرمین! اصل میں یہ واقعات بلاشبہ پاکستان کے کتاب و قانون میں جرائم ہیں لیکن پہلی گزارش یہ ہے کہ ان جرائم میں سے کسی جرم کی سزا بھی موت نہیں ہے۔ اس لیے ان جرائم کی بنیاد پر مارنا پاکستانی قانون کی رو سے اجازت نہیں ہے۔ میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ اصل بنیاد نہیں ہے۔ اصل بنیاد، میرے بزرگ، پروفیسر خورشید صاحب نے، ڈاکٹر مسودہ بانو کی گواہی پیش کی، میں بھی ان کی ایک مختصر گواہی پیش کروں گا۔ یہ تیرہ جولائی کے واقعہ کے تیسرے دن نیوز اخبار میں ان کا آرٹیکل چھپا ہے اس کا آخری پیرا گراف ہے۔

"And before closing off the chapter on Lal Masjid, let us not forget what motivated Ghazi, a Master's degree holder, and his students, many of whom, were from the middle class, who had come after doing Matric or F. A. to take up this resistance. The discussion around them in the media remain focussed on their public morality drive but the fact is that they were mobilized into action on the basis of very basic human rights demands. They urged for an end to military operations in the tribal areas which were killing civilians, they urged for an end to handing-over people to the US without trial in the country and those of us who bothered to go inside the *Madrassa* and talk to him and his students, know that he urged for rule of law. The route he chose to score his point was clearly not the right one, but it is important to remember what mobilized him and his followers because it is eventually the moral convincing power of these ideas that mobilizes people to give up their life. No one, not even the

absolute poor want to die just *for the heck of it."*

جناب چیئرمین! ایک اور گواہی بھی میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا اور یہ مولانا غازی شہید کا statement ہے جو 21 مئی کو "نیوز" اخبار میں چھپا ہے۔ اس کے ایک دو پیرے میں پڑھ کر سناؤں گا۔ وہ اس کی گواہی دے رہے ہیں کہ اصل واقعات کیا ہیں اور بنیاد کیا ہے۔

When the Wana operation was in full swing in 2004, a retired colonel of the Pakistan Army approached the *Darul Ifta* with the wirtten request for a *fatwa* regarding the *Shariah* perspective on the army waging a war on the tribal people. In line with its set principles, a f*atwa* based on the solid support drawn from the *Quran* and *Sunnh* was issued by *Darul Ifta*. The *fatwa* declared the killing of its own people by a Muslim army as *Haram*. This touched a raw nerve of the Government, whose wrath descended upon Maulana Abdul Aziz, the head of *Darul Ifta* and me. At first, pressure was brought to bear upon us by Government functionaries (including the ISI) to withdraw the *fatwa*. No amount of reasoning that a fatwa..... was not like an official notification which could be withdrawn on anyone's whim and fancy and that its withdrawal meant denial of the injunctions of the Quran and Sunnah had any effect. Our inability to comply with their wishes was taken as defiance and we were threatened with dire consequences. From then on, began a compaign of vilification and slander and soon it was pronounced by the government that Lal Masjid was a "safe heaven" for "terrorists". Blatant violations of human rights by the government reached an all-time high during this period. Disappearances, kidnappings and abductions by intelligence and other

agencies became everyday occurrences. This was state terrorism at its worst. No one, not even any army personnel was spared, the case of "missing persons" is now too well-known for the government to offer even a fig leave of an excuse for the dangerous policy it has been pursuing to crush up position in any form or manner to its policies.

جناب چیئرمین! اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ایک تو میں سمجھتا ہوں کہ بیان نظر ہے یہ death declaration ہے غازی عبدالرشید شہید کی، اور میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اصل مسئلہ 2004 سے وانا آپریشن سے اٹھا ہے اور اس کے بعد سے Arms personnel آرمی کے اندر serving officers کو آرمی فورسز کی ایجنسیوں نے جس طرح سے دبا کر رکھا ہوا ہے اور سپریم کورٹ میں کیس چل رہے ہیں اور اصل واقعہ تو یہ ہے اور یہ بنیاد ہے کہ لال مسجد نے ان کا ساتھ دیا تھا، ان کا دفاع کیا تھا۔ اس جرم کی انہیں سزا دی گئی اور پرویز مشرف نے لال مسجد کو دشمن declare کرکے اپنی ایجنسیوں کو اس طرح استعمال کیا جس طرح جاسوسی کرنے والی ایجنسیوں کو دشمن کے خلاف استعمال کیاجاتا ہے۔ اس وقت record پر یہ بات موجود ہے۔ لال مسجد کے طلباء کی طرف سے کہ وہ لوگ جن کی لمبی لمبی داڑھیاں تھیں اور ہمارے ساتھ تھے اور وہ آج ہمیں بازار وں میں داڑھی منڈوں کی صورت دکھائی دے رہے ہیں کہ یہ پرویز مشرف کے مشورے سے وہاں پر گھس گئے تھے اور میں بڑے افسوس سے عرض کرنا چاہوں گا کہ لال مسجد کی انتظامیہ نے ان کو اپنا خیرخواہ سمجھا اور علماء کرام جو ان کے خیرخواہ تھے انہوں نے ان کی بات پر کان نہیں دھرا اور یہ واقعات ہمارے سامنے آ گئے ۔ جناب چیئرمین! یہ ایجنسیوں کا کردارہے ۔اس وقت ہمارا حکمران جو کچھ کر رہا ہے ۔ فرعون نے اپنے دور میں بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کیا تھا، ہمارے دور کے اس فرعون نے ہماری بچیوں کو معاف بھی نہیں کیا، ان کے خون کو بھی بہایا اور ان کی لاشوں کو بھی جلا ڈالا اور یہ صورت حال ہمارے سامنے ہے ۔

جناب چیئرمین! عربی کا مقولہ ہے ۔(عربی) حکمران کا تاج اس کی پاکدامنی ہوتی ہے اور حکمران کا قلعہ اس کا انصاف ہوتا ہے۔ ہمارا آج کا حکمران اس وقت دونوں سے عاری ہے ۔

جناب چیئرمین! پرویز مشرف نے ایک بات کا اعلان کیا کہ ان لوگوں کو یا تو surrender کرنا ہوگا یا یہ مارے جائیں گے ۔ جناب چیئرمین! غازی عبدالرشید شہید نے surrender سے انکار نہیں کیا اور TV channels پر ان کے انٹرویوز چلتے رہے۔ انہوں نے صرف یہ مطالبہ کیا کہ میں میڈیا کے سامنے surrender ہونا چاہتا ہوں اور جو کچھ ہے وہ میڈیا دیکھے اور اس کے بعد وہ کل خود اسلحہ لا کر یہاں پر نہ رکھیں اور میڈیا کو انہوں نے کہا ہے کہ یہاں پر یہ اسلحہ موجود ہے انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارے پاس صرف پندرہ licensed کلاشنکوف ہیں اس کے علاوہ اور کوئی اسلحہ نہیں ہے لیکن میڈیا کے ساتھ جو سلوک کیا گیا' جب آپریشن شروع کر دیا گیا ' اعلان کر دیا گیا کہ کسی ہسپتال میں بھی میڈیا کا آدمی دیکھا گیا تو اس کو گولی مار دی جائے گی۔ کس چیز کو چھپایا جا رہا تھا؟ ہمارا حکمران جو معصوم کا خون پی رہا تھا اس حکمران نے اپنے ان گھناؤنے اورسنگین جرائم پر پردہ ڈالنے کی ایک بھونڈی کوشش کی۔ وہ کسی جرم کو چھپا نہ سکا لیکن اس نے کوشش کی کہ اپنے ان جرائم کو وہ چھپائے ۔ جناب چیئرمین! جو اپنے ہاں دکھایا گیا اور آپریشن دو دن complete ہونے کے بعد وہ آرڈیننس فیکٹری کا تازہ ترین بنا ہوا اسلحہ تھا جو مسجد کے اندر پہنچا دیا گیا اور وہ دکھایا گیا۔ جناب چیئرمین! اس وقت یہ صورتحال ہے کہ ہمارے حکمران نے فوجی وردی کو نفرت کی علامت بنا دیا ہے۔ New York Times کی نو اگست کی report ہے' میں آپ کے سامنے صرف ایک جملہ پڑھنا چاہوں گا۔ یہ ظہور احمد جو بھارہ کہو کا باشندہ ہے' وہ کہتا ہے' اس کو quote کیا گیا ہے "Earlier, our children would salute our soldiers when they pass, now they spit on them". جناب چیئرمین ! صورتحال یہ ہے کہ فوجی وردی نفرت کی علامت بن چکی ہے اور فوجیوں کو standing order ہے کہ وردی پہن کر بازاروں میں نہ نکلیں' اس لیے کہ اس وردی سے نفرت ہے اور لوگ شاید وہیں کچھ کرنے پر نہ اتر آئیں۔ اس وقت پرویز مشرف نے یہ کام کیا ہے جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سنگین جرم' بچوں' بچیوں' علماء اور ان حفاظ کرام کے قتل کی ذمہ داری براہ راست جنرل پرویز مشرف پر عائد ہوتی ہے۔ میرے یہ دوست' وزراء محترم اس جرم میں ----

جناب ڈپٹی چیئرمین، پروفیسر صاحب! آپ کی تقریر کا ٹائم----

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میرے یہ وزراء دوست اس جرم میں اس کے ساتھ شریک نہیں ہیں۔ ان کا اگر کوئی جرم ہے تو وہ غفلتِ مجرمانہ کا جرم تو ہو سکتا ہے کہ اس وقت ان کے پاس اختیار ہے اور ایک شخص جو غاصب ہے، جس نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے، اس کو یہ دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگوں کا خون بہا رہا ہے لیکن اس کا ہاتھ نہیں روک سکتے، ان کا اصل میں یہ جرم ہے۔ پرویز مشرف کو ہم انشاء اللہ العزیز انصاف کے کٹہرے میں لا کھڑا کریں گے، بارہ مئی کے خون کا بھی عدالت اور قانون کے ذریعے سے بدلہ لیا جائے گا اور دس، گیارہ جولائی کو لال مسجد کے اندر شہداء کے خون کا بھی انشاء اللہ اس سے حساب لیا جائے گا۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، Thank you. ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ! آج آپ کی تیاری ہے یا ڈاکٹر خالق بولیں گے؟ میں چاہتا تھا کہ ایک خاتون پہلے بول جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب! اسلام آباد کی پہلی مسجد، جس کو لال مسجد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جامعہ حفصہ پر جو دس روزہ فوجی آپریشن جاری رہا، اس نے جس طرح پوری قوم، ہر پاکستانی کو ان دس دنوں میں جس اعصابی کیفیت میں مبتلا رکھا اور جس طرح سے دکھی کیا، وہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم سب مسلمان ہیں، ہم سب اس بات سے آگاہ ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ صرف جزدان میں لپیٹ کر رکھنے کے لیے نہیں ہے۔ یہ صرف شادیوں کے موقع پر استعمال کرنے کے لیے نہیں ہے۔ یہ صرف ختم قرآن کی محفلیں سجانے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ عمل کرنے کے لیے ہے اور جناب! یہ بات بھی ہے کہ قرآن ہماری زندگیوں، ہماری ریاست، ہمارے تمام تر، جتنے بھی دائرہ زندگی ہیں، ان کے اندر اس کو جاری و ساری نظر آنا چاہیے اور یہ ریاست اسی لیے لی تھی ورنہ نمازیں تو ہم ہندوستان میں بھی پڑھتے تھے، برصغیر میں بھی نکاح اور طلاق، اسلام کے قانون کے مطابق ہی ہوتے تھے۔ صرف قرآن کے قانون اور نظام کو پوری قوم اور ملک میں نافذ کرنے کے لیے ہی ہم نے اس اسلام کے لیے یہ ریاست حاصل کی تھی اور وہ نعرہ جس کے لیے آج بھی تیرہ

اگست کی بتیاں، پھلجھڑیاں، وہ سارا میوزک اور کھانے ابھی بھی ایوانوں میں ہو رہے ہیں، یہ اس کے لیے نہیں تھا بلکہ اس لیے تھا کہ ہم اپنے اصل کو یاد کرتے اور اس کو نافذ کرنے کے لیے ہم کوششیں کرتے۔ کل کے چودہ اگست، جس کی یاد کے لیے ہم آج بہت سارے functions کر رہے ہیں، ابھی بھی سارے لوگ اٹھ کر اس کھانے اور میوزک میں گئے ہوئے ہیں، تو تھا تو اس لیے کہ وہ تحریک جس کی بنا پر ہم نے وہ نعرہ لگایا تھا پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ، ہم اس نظام کو نافذ کرنے والے بنتے۔ جناب! یہ بات بھی درست ہے کہ اس شریعت کے نفاذ کے لیے طریقہ کار کیا ہو؛ وحی نہیں آئی، اس کے اندر بھی اختلاف ہو سکتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ منبر اور محراب سے بھی اس اسلام کے ابلاغ کے لیے جو کہ لال مسجد کے منبر اور محراب سے ہو رہا تھا۔ وہاں سے جو اسلام کا ابلاغ بیان کیا جاتا تھا وہ کوئی نیا نہیں تھا۔ وہ 45 سال پہلے کی بنی ہوئی لال مسجد کے پہلے امام مولانا محمد عبداللہ صاحب بھی اسلام کے بارے میں درس اور خطبے دیا کرتے تھے، ان کے بیٹے بھی دیا کرتے تھے، مگر یہ 8 مہینوں سے تبدیلی آئی تھی کہ وہی گھرانے، وہی massage cenetre، وہی C.Ds کی shops جو ان کے محلے اور سیکٹر G-6 میں موجود تھیں ان کو ختم کرنے کا ایک اعلان وہاں سے ہوا اور اس کے لیے ایک کوشش شروع ہوئی۔ یہ بھی ایک بڑا سوال تھا کہ یہ بیٹھے بٹھائے، تصور دین کی اس تبدیلی کے پیچھے محرک کیا ہیں؟ اس کی بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ دوسرا یہ بھی ایک عجیب سوال تھا کہ Intelligence کے دفتر کے ناک تلے یہ لال مسجد تھی، اس میں یہ ساری کارروائیاں ہوتی رہیں، سب کچھ پنپتا رہا، کہنے کے مطابق اسلحہ جاتا رہا، اور وہ دہشتگردوں کا مرکز بنا رہا۔ تو یہ ساری intelligence agencies کیا کر رہی تھی؟ حکومت کی انتظامیہ اسلام آباد میں بیٹھی ہوئی ہے، ہر ادارے کا سربراہ ایک حاضر سروس فوجی ہے، یہ کہاں پر تھے؟ انہوں نے اس پورے مسئلے کو کیوں اتنا زیادہ لٹکایا؟ یہ اس طرح سے کیوں ہوا؟ پھر اس کے بعد صرف مقامی پولیس نہیں، پنجاب پولیس نہیں، فوج آئی، سپیشل فوج آ گئی، پھر کمانڈوز آ گئے، پھر وہ آپریشن شروع ہو گیا اور کسی کی نہیں سنی گئی۔ جناب! مذاکرات کے لیے جتنے لوگ گئے، میں بھی ان میں سے ایک تھی جو کہ اس گولیوں کی گھن گرج اور گولے بارود میں وہاں پہنچی تھی لیکن انتظامیہ اور فوج کے ذریعے سے اس طرح سے اس پورے عمل کو سبوتاژ کیا گیا کہ ہمیں وہاں کوئی کردار ادا کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ آخر تک یہ کھیل ڈرامہ اسی طرح

سے رہا اور لوگ اس پر پریشان ہوتے رہے۔

جناب! میں نہیں سمجھتی کہ ہم میں سے کسی نے ان دنوں میں دن رات بیٹھ کر T.V نہیں دیکھا ہوگا۔ طلباء اور طالبات جو پریشان ہوئے' وہ تو ہوئے' وہ اندر تھے۔ وہاں پر جو پریشانی کا عالم تھا وہ ایک الگ داستان ہے۔ جو پانچ سات ہزار لوگ تھے ان کے والدین' رشتہ دار اور یہاں اسلام آباد کے مکین بھی متاثر ہوئے' آپ کو بھی ایسا ہی ہوا ہو گا۔ جو بیرون ملک ہمارے رشتے دار ہیں وہ فون کر کر کے پوچھتے رہے کہ اسلام آباد میں کیا ہو رہا ہے' تم لوگ خیریت سے ہو؟ ہم نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو اپنی اس نااہلی اور احمقانہ فیصلے کے ذریعے سے پریشان کیا اور ہم نے پورے اسلام کو تماشا بنایا۔ یہ کیوں ہوا؟ پہلے تو کچھ question mark تھا لیکن جناب! پھر بالکل واضح ہو گیا' یعنی جیسے اقراری مجرم اقرار کر لیتا ہے تو پھر شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ بالکل اسی طرح سے ہوا۔

یہ جو reports آئی ہیں' امریکی صدر کا ریڈیو interview جو کہ 22 جولائی 2007 کو پاکستانی اخبارات میں شائع ہوا' اس میں بش نے کہا کہ لال مسجد آپریشن القاعدہ کے خلاف مہم کا حصہ ہے' امریکہ اور پاکستان مل کر جنگجوؤں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنائیں گے اور پھر اس کے ساتھ ہی اور اس سے پہلے دوران آپریشن بھی جو مبارکبادیں وصول ہوئی' جو شاباشی ملی' وہ بھی ریکارڈ پر ہے' وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

جناب! یہ بڑا ہی ظلم ہوا ہے۔ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں frontline اتحادی ہونے کا تمغہ جنرل صاحب نے اپنے سینے پر سجا لیا ہوا ہے۔ ہم مسلمان تھے' ہمیں امتِ مسلمانان یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تو اتحادی ہونا چاہیے تھا' وہ تو ہم نہیں ہیں لیکن ہم ان کے اتحادی بنے ہوئے ہیں۔ اس امریکی دیوی کو وقتاً فوقتاً دہشتگردوں کے نام پر کچھ مسلمانوں کا خون چاہیے ہوتا ہے۔ اب چونکہ ہماری ضرورت پڑی تھی اس لیے یہ بڑا آپریشن کر کے اس کو راضی کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ حقائق خود کہہ رہے ہیں' میں نہیں کہہ رہی۔ لیکن جناب! ہوا یہ کہ حال ہی میں نیا امریکی Bill آ گیا ہے کہ آپ کہیں نہ کہیں' ہم خود دخل اندازی کریں گے' ہم خود ان کے ٹھکانے پر حملے کریں گے اور ہم خود اس کو نپٹ لیں گے۔ میں کہتی ہوں وہ تو بھلا ہو ہمارے اُس طرف کے بھائیوں کا کہ جو ہماری سینیٹ کی Foreign Affairs کی کمیٹی

میں ہیں، میں اس دن بہت ہی خوش ہوئی تھی جب انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہمیں اس اتحاد سے اعلان بریت کرنا چاہیے کہ یہ جو ہم پر اتنے allegations لگ رہے ہیں اور اتنا دباؤ ہے، ہم اسی صورت میں اس کے آگے کھڑے ہو سکتے ہیں کہ جب یہ کیا جائے گا۔

جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جنرل صاحب دن، رات جس moderate اسلام کی تصویر کا تصور پیش کرتے ہیں اور تشہیر کرتے ہیں، جو ان کا پہلے دن سے ترکی کا اتاترک ایک ideal ہے۔ اس راہ میں رکاوٹ علماء تھے اور مدارس تھے سو ان کو بدنام کرنے کے لیے یہ سارے کا سارا کھیل رچایا گیا لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید شریعت کے خلاف اور مدارس کے خلاف، لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے operation کے بعد یہ mission مکمل ہو گیا ہے، وہ غلطی پر ہیں۔ میں کہنا چاہتی ہوں اور بتانا چاہتی ہوں کہ اس secular پاکستان کی طرف یہ ابتداء ہے جس کا خواب ہمارے صدر اور America کے صدر مل کر دیکھ رہے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمارا کردار کیا بنتا ہے اور ہم نے کیا کرنا ہے؟ جناب! یہ بھی کہا جا رہا ہے، PTV پر جو ساری discussion جو debate جتنے ہمارے Parliamentarians اور ادھر ادھر کے اکابرین جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مدارس دہشت گردی کا مرکز ہیں، ہم ان کے لیے نصاب لائیں گے، ہم ان کو پیسہ دیں گے، ہم ان کو بند کر دیں گے۔ جناب! جیسے پروفیسر صاحب نے ابھی کہا کہ اگر مدارس ہی مرکز ہیں تو پہلے آپ کی جو قائد اعظم University ہے، اس کو بھی بند کرائیے جو اگر آپ اس پورے سانحہ کا main figure مرکزی کردار جسے ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو وہ غازی عبدالرشید صاحب تھے اور وہ تو کسی مدرسے کے پڑھے ہوئے نہیں تھے۔

جناب! میں یہ بھی یاد دلانا چاہتی ہوں کہ قائد اعظم بھی ایک مدرسے کے پڑھے ہوئے تھے، میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ Daniel Pearl کا مجوزہ قاتل London School of Economics کا student تھا، کسی مدرسے کا پڑھا ہوا نہیں تھا۔ بابری مسجد پر حملہ کرنے والے بھی کسی مدرسے کے students نہیں تھے۔ 12 مئی کو 50 لاشیں گرانے والے بھی کسی مدرسے کے students نہیں تھے۔ اس لیے کسی جگہ کو جواز بنا کر پوری جگہوں پر یہ طے کر لینا کہ ہم اس کے خلاف operation کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلحہ نکلا تو 15 کلاشنکوفیں، اس طرح کے ہتھیار قبائلی علاقوں میں ساری دنیا گھروں میں رکھتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں

پر ایک ایک parliamentarian نے 15, 15 کلاشنکوفوں کے license لے رکھے ہیں اور اپنی ایک force of command تیار کی ہوئی ہے جس کے ذریعے وہ rule کرتے ہیں۔ اس لیے اس بات پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اتنے بڑے جنگجو تھے۔

جناب! ایک یہ بات بھی ہے کہ ہم نے جو اسلام کا خاتمہ کرنے کی مہم شروع کی ہوئی ہے، ہر school کے ادارے سے، یہ عوام دین پسند ہیں، انہوں نے ردعمل کے طور پر اپنے بچے ان اداروں میں داخل کرانے شروع کئے ہوئے ہیں۔ اس لیے آپ اپنے ان ولایتی اداروں کے اندر بھی تھوڑا سا اسلام ڈال دیں تاکہ لوگ اس دین کے ساتھ اسلام پڑھتے رہیں اور وہ وہاں اسلام پڑھنے جائیں۔

جناب! تیسری بات یہ ہے کہ ہر subject کی ایک speciality ہوتی ہے، آپ ایسے نہیں کہہ سکتے کہ کوئی ڈاکٹر غلط operation کر دے تو آپ کہیں کہ ان کا ہسپتال اور سارے medical colleges ختم کر دیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سے دینی علم کے تشخص کے ادارے ہیں، speciality کے ادارے ہیں، یہ قائم رہیں گے اور ان کو قائم رہنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ڈاکٹر صاحبہ! تھوڑا time کا خیال رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جی بالکل ختم کرتی ہوں۔ جناب! میں سمجھتی ہوں کہ اس operation کے ذریعے سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ایک بات یہ ہے کہ علماء اور مدارس کو ہم نے بدنام کیا، ان کی کردارکشی کی اور خود حکومت نے اپنے لیے ردعمل کے لیے ایک مد مقابل پیدا کئے اور ان کو اس پر اکسایا۔ جناب! دوسری بات یہ ہے کہ فوج کو operation میں استعمال کیا گیا، میں کہتی ہوں کہ یہ اتنا بڑا غم ہے کہ عوام اور فوج کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کی۔

جناب! تیسری بات یہ ہے کہ ہم شیعہ، سنی باتیں کرتے تھے، سنی، وہابی کی لڑائیاں ہو گئیں اور ہم ہر ہنگامے کا ملبہ ان پر گرا کر فارغ الذمہ ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ میں کہتی ہوں کہ MMA کا بھلا ہو کہ اس نے آپ کو ان جھگڑوں سے فارغ کیا لیکن آپ ان جھگڑوں کے بغیر زندہ نہیں رہنا چاہتے۔ جنرل صاحب نے ایک نئی گروہ بندی شروع کی ہے کہ یہ تو انتہا پسند ہیں

اور یہ moderate ہیں۔ لہذا، مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برسرِپیکار ہو جانا چاہیے اور جناب! آپ نے پھر عالمی سطح پر اسلام، برقعہ اور داڑھی اور شعائر اسلام اور مسجد کی جو بےحرمتی کی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اسلام نہ مولانا عبدالعزیز صاحب کا تھا اور نہ جنرل مشرف کا ہے بلکہ ہم سب کا بھی ہے ۔اس کو ہم سب کو بھگتنا پڑے گا۔ اور یہ لوگ بھی جب باہر جائیں گے تو ان کو ان سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے کہ تمہارے اسلام کی یہ کونسی تصویر ہے اور یہ کونسا تصور ہے جو تم لے کر رہتے ہو اور پھر ہم سے بھی وضاحتیں کریں گے وہاں جا کر۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کے ساتھ جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے یہ بھی ایک بہت بڑی بات ہے۔

جناب والا! میں کہتی ہوں کہ عدالتی تحقیق میں اس کے جواب ضرور ہمارے سامنے آنے چاہئیں کہ آخری مذاکرات ، جب ساری قوم سکھ کا سانس لے کر سونے چلی گئی تھی تو وہ کس نے ناکام بنائے ؛ دوسری بات! نام نہاد دہشت گرد یا مطلوب افراد کو گرفتار کرنے کے لیے دیگر ذرائع استعمال کرنے کی بجائے Army Operation میں اتنی جانیں کیوں ضائع کی گئیں ؛ تیسری بات! سپریم کورٹ نے نوٹس لے لیا تھا، سب مطمئن ہوگئے تھے اس کے باوجود پھر آپریشن کیوں ہوگیا تھا؟ اگر یہ معاملہ اتنا اہم تھا کہ اسلام آباد میں فوج بلائی گئی تھی تو یہ پارلیمنٹ بالکل کوئی عقل سے عاری تو نہیں ہے کہ اس سے بھی ذرا مشورہ کرلیا گیا ہوتا ، اس سے مشورہ کیوں نہیں کیا گیا اور ایک مدرسے کو بنیاد بنا کر شعائر اسلام کی تضحیک اور علماء کے خلاف پروپیگنڈے کے پیچھے کیا عوامل کار فرما تھے؟ اور جناب! یہ بات تو خاص طور پر توجہ دے کر پوچھنے والی ہے کہ ادارے میں موجود طلباء اور طالبات کی درست تعداد ،زخمی اور جتنے فوت ہوئے ہیں اور جتنوں کی لاشیں جلا کر غائب کردی ہیں وہ تو کم از کم والدین کو بتا دی جائیں ، ان کو اس دہرے عذاب میں مبتلا نہ کیا جائے ۔ جناب! میں تو ان غیرملکیوں کو بھی دیکھنے کی خواہشمند تھی ، وہ بنکرز بھی نظر نہیں آئے ، وہ بارودی سرنگیں بھی نظر نہیں آئیں اور جناب! پھر یہ بھی سوال ہے کہ آپریشن مکمل ہو گیا تھا ، پھر اس کے بعد آگ کیوں لگائی گئی اور اس آگ کا دھواں سفید کیوں تھا؟ لال مسجد اور جامعہ حفصہ تک جانے کے لیے میڈیا والوں کو کیوں اجازت نہیں دی گئی؟ ہمیں کیوں نہیں جانے دیا گیا؟ کیا حقائق تھے جو چھپانے تھے؟ جناب! آئندہ کے

لیے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جتنے بھی ان بچوں کے والدین ہیں ان کو آپ نے پہلے کہا کہ چھ ہزار روپے دیں گے، باہر نکلے تو آپ نے ہتھکڑیاں لگائیں، جو اندر بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ اگر گو انتاناموبے ہی میں جا کر ختم ہونا ہے، تو یہیں شہید ہوجاتے ہیں۔ جناب! اب بھی جو بچ گئے ہیں، جن کے اوپر آپ مقدمات بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے وعدے پورے کریں اور اگر کوئی اس طرح کا ان کے اوپر مقدمہ نہیں ہے تو ان کو رہا کیا جائے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ وہ طالبعلم تھے۔ میرے اور آپ، ہم سب کے وہ بچے تھے، جتنے dislodge کیے ہیں، ان کے امتحان ہونے والے ہیں، جلد از جلد ان کے امتحان کا کوئی انتظام کرایا جائے اور جناب! حکومت جو مدارس کے خلاف plan کیا ہوا ہے کہ ہم یہ ختم کریں گے اور وہ ختم کریں گے، یہ نہ کیا جائے اور فوج اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک معتبر ادارہ ہے اس کے لیے سب کے دلوں میں عزت ہے، اس پر باہمی اعتماد بحال کرنے کی کوئی تدبیر سوچی جائے اور یہ نفرتیں اور فاصلے اور آگے نہ بڑھائے جائیں۔

جناب والا! سب سے اہم بات یہ ہے کہ پاکستان جو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اتحادی بنا ہوا ہے اس اتحاد سے الگ ہو اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے، امت مسلمہ کے ساتھ مل کر کوشش کرے کہ اس دنیا کو امن کی ضرورت ہے، یہ کام کرنے کی بات ہے اور آخری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی جو اتنی بے حرمتی کی گئی ہے جناب! آپ کے آئین میں دفعہ 295(b) ہے جس کے تحت قرآن کی اور ہماری دینی کتب کی بے حرمتی کرنے والے کو سزا ملتی ہے وہ کیا غریب غرباء کے لیے ہے؟ وہ کیا غیر مسلموں پر مقدمے دائر کرنے کے لیے ہے۔ اگر انتظامیہ یہ کام کرتی ہے تو پھر کیوں اس کے مطابق ایکشن نہیں لیا جاتا؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہ پورا لال مسجد آپریشن جو ہے اس کے متعلق سپریم کورٹ پورے حقائق عوام کے سامنے لائے اور میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ جب آپریشن ہوگیا تھا، خالی عمارت میں سے پھر کیا دہشت گرد نکل آنے تھے جو آپ کی فوج کو چمٹ جاتے؟ ۔پھر خالی بلڈنگ کو کیوں گرایا گیا تھا؟ اب جب وہ گرا لی گئی ہے تو اس کا ملبہ کیوں اٹھایا جا رہا ہے کیا آپ کو ملبے سے بھی خوف آرہا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ میڈم۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! اس ملبے کو نہ اٹھایا جائے اور ایک بات یہ کہ جو ہم نے دہشت گردی کو اپنے اوپر اوڑھ لیا ہوا ہے اور ہم اپنے لوگوں کو دہشت گرد بنا بنا کر ثابت کر رہے ہیں اور ان کو ختم کر رہے ہیں خدا را!جنرل صاحب کو اعتماد دیں کہ اس دنیا کو یہ سمجھائیں کہ دہشت گردی کیا ہوتی ہے ،ہم دہشت گرد نہیں تم دہشت گرد ہو۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ میڈم۔ آپ کی تقریر سے پہلے ڈاکٹر سعد پہلے کہہ رہے تھے کہ ہتھیار بارود جمع ہوا۔ آج ایک نیوز چینل پر پٹی چل رہی تھی کہ کراچی کوئٹہ فلائیٹ کی ایک ائرہوسٹس کے سامان سے پسٹل اور گولیاں برآمد ہوئی ہیں۔ تو میں میڈم پری گل کے ساتھ بیٹھا ان کے ہینڈ پرس سے دور ہوگیا کہ کہیں اس میں بھی کچھ نہ ہو۔ اسلحہ سازی پتا نہیں پی آئی اے والے کہیں گے کہ ائرہوسٹس صاحبہ پسٹل نکالے گی اور مجھے کہے گی کہ منہ کھولو، باسی بند کھاؤ، ورنہ پستول ہاتھ میں ہے۔ جی آگے بڑھتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، (عربی)

جناب چیئرمین! امن و امان کی صورتحال پر بات ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا جو اندوہناک سانحہ ہوا، اس پر بات ہو رہی ہے۔ مجموعی طور پر امن و امان کی صورتحال انتہائی خراب ہے۔ پورے ملک میں لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ کسی کی جان، مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں اور بدامنی کے واقعات پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں۔ مجرم لوگ دندناتے پھر رہے ہیں اور پھر ہمارے علاقے میں جتنے جرائم ہو رہے ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہیں۔ لوگوں کا اغواء ہو جانا، اغواء برائے تاوان، روزانہ قتل و غارت گری کی وارداتیں، یہ چیزیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ کسی کی چادر چار دیواری محفوظ نہیں۔ کسی کی جان، مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکمرانوں کو اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا چاہیے کہ وہ امن و امان کے قیام میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔ ان کو ہماری جان چھوڑ دینی چاہیے۔ یہ حکمران قوم کے اوپر اللہ کا عذاب بن چکے ہیں۔ جو حکمران لوگوں کو امن نہ دے سکیں، انصاف نہ دے سکیں، جو بیروزگاروں کو روزگار نہ دے سکیں، ان کو عوام کے اوپر حکومت کرنے کا کوئی حق

نہیں ۔ ایک طرف پوری مجموعی صورتحال ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جہاں تک لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا تعلق ہے ۔ جو طریقہ کار مولانا عبدالعزیز صاحب نے یا ان کے بھائی غازی عبدالرشید شہید رحمتہ اللہ علیہ نے اپنایا۔ اس طریقہ کار سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ ان کی زندگی میں 'غازی صاحب کی زندگی میں بھی 'ہمارے بڑوں نے ان کو سمجھایا کہ جی آپ یہ نہ کریں۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے تھے حکمران ان کو ختم کردیں گے ' طاقت کا بے دریغ استعمال کریں گے ۔ طریقہ کار سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ان کے مطالبات ناجائز تھے ؟ آخر پاکستان کیوں قائم کیا گیا ؟ یہ پاکستان مفت میں تو نہیں بنا ؟ لاکھوں لوگوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے ' خون کی ندیاں بہیں ' لوگ دربدر ہوئے ' گھر سے بے گھر ہوئے 'تب جاکر پاکستان بنا۔ پاکستان کیوں بنایا گیا تھا ؟ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے پر پابندی تو ہندوستان میں بھی نہیں ہے۔ نماز اور روزہ پر پابندی امریکہ میں بھی نہیں ہے ' برطانیہ میں بھی نہیں ہے ۔ پاکستان اس لئے بنایا گیا تھا کہ ہم یہاں پر اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کریں گے ۔ پاکستان اس لئے بنایا گیا تھا کہ یہاں پر شریعت کی بالادستی ہوگی۔ پاکستان اس لئے بنایا گیا کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو نافذ کیا جائے گا۔ قائد اعظم کی تمام تقاریر ریکارڈ پر موجود ہیں۔ تحریک پاکستان کے دوران جو نعرے دیے گئے وہ بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ ' یہ نعرہ کیوں دیا گیا تھا ؟ اگر غازی عبدالرشید شہید رحمتہ اللہ علیہ نے یا مولانا عبدالعزیز صاحب نے یہ کہا کہ فحاشی کے اڈے ختم کرو۔ بدکاری کے اڈے ختم کرو۔ اسلام کا نظام نافذ کرو۔ تو انہوں نے کونسا جرم کیا ؟ ہر مسلمان اقرار کرے گا کہ اسلام کا نظام نافذ کرو تو انہوں نے کون سا جرم کیا؟ ہر مسلمان اقرار کرے گا کہ ان کے مطالبات درست تھے۔ ٹھیک ہے پاکستان کے قانون کے مطابق انہوں نے ٹھیک نہیں کیا لیکن کیا انہوں نے اتنا بڑا جرم کیا تھا جتنی ان کو سزا دی گئی؟ انہوں نے ایک بدکار عورت کو پکڑا جو فحاشی کا اڈا چلاتی تھی' سارے جہاں کو پتا ہے' اس کو قتل نہیں کیا' نصیحت کر کے چھوڑ دیا۔ مساج سنٹر سے انہوں نے بدکار لڑکیوں کو پکڑا' ان کو قتل نہیں کیا' نصیحت کر کے ان کو چھوڑ دیا۔ بدترین قسم کی CDs کو انہوں نے توڑا' آپ خود بتائیں' صرف اپوزیشن کے ارکان نہیں' treasury benches کے لوگ بتائیں کہ جو CDs پر فحش فلمیں دکھائی جا رہی ہیں کیا ہماری نوجوان نسل ان CDs کو دیکھ کر اچھا انسان بنے گی' اچھا

مسلمان بنے گی۔ وہ اچھے پاکستانی بنیں گے۔ اگر انہوں نے جا کر ان CDs کو توڑ دیا تو کونسی قیامت آ گئی تھی؟ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حکمران لال قلعہ کو فتح نہ کر سکے، لیکن انہوں نے لال مسجد کو فتح کیا۔ مسجد کی بے حرمتی کی۔ قران پاک کے ہزاروں نسخے جلائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو جلایا۔ ایک دینی درس گاہ کے تقدس کو پامال کیا۔ معصوم بچیوں کا قتل عام کیا۔ معصوم طلباء کا قتل عام کیا۔ یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ پچاس، ساٹھ یا سو بندے شہید ہوئے ہیں۔ ہزاروں بچے اور ہزاروں بچیاں شہید کر دی گئی ہیں جن کی لاشوں کو ضائع کر دیا گیا۔ جن کی بچی گھر نہیں پہنچی ان کے گھروں میں قیامت ہو گی۔ آپ کے بھی بچے ہوں گے، ذرا آپ بھی اپنے سینے پر ہاتھ رکھیں۔ یہ ظلم عظیم ہوا ہے۔ ان حکمران نے کفار کو خوش کرنے کے لیے، یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے انتہا کر دی۔ بش کو خوش کرنے کے لیے یہ سب کچھ کیا گیا۔

جناب عالی! انہوں نے کہا کہ جناب! وہ تو کہہ رہے تھے کہ ہمیں گرفتار نہ کرو۔ اگر ان کو گرفتار نہ کرتے تو کون سی قیامت آتی؟ ایسی مثالیں پہلے بھی موجود ہیں۔ الذوالفقار کے مسئلے پر جب طیارہ اغوا ہوا، کیا ضیاء الحق صاحب نے یہاں سے سینکڑوں لوگ باہر بھر بھر کر نہیں بھیجے تھے جن میں شاید ہمارے وزیر داخلہ بھی شامل تھے؟ کیوں ان کو بھیجا گیا؟ صرف بے گناہ لوگوں کو بچانے کے لیے۔ ان میں criminal لوگ بھی تھے، جن کو باہر بھیجا گیا تھا۔ جب ہندوستان کا جہاز اغوا ہوا، مولانا مسعود اظہر صاحب کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا جو most-wanted persons کی list میں تھے اور ان کے پاس جیل میں تھے لیکن ہندوستان نے اپنے لوگوں کو بچانے کے لیے، جس طرح ضیاء الحق نے لوگوں کو بچانے کے لیے جیلوں سے لوگوں کو نکال کر باہر بھیجا تھا، ہندوستان نے مولانا مسعود اظہر صاحب کو آزاد کیا، ایسی مثالیں موجود ہیں۔ اسی جنرل پرویز مشرف صاحب نے جو الزامات، محترم نواز شریف پر عائد کیے تھے پھر ان کو معاہدہ کر کے باہر حرمین شریفین کیوں بھیجا گیا؟ جو الزامات میاں صاحب پر لگائے گئے تھے وہ الزامات ان پر تو نہیں تھے۔ حد ہو گئی، انسانیت سوز مظالم کیے گئے، شیطان بھی شرما گیا ہو گا جو انہوں نے حرکت کی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ڈاکے ڈالتے ہیں، لوگوں کو قتل کرتے ہیں، ان کے خلاف پاکستانی فوج نے آج تک ایسا operation کیوں نہیں کیا؟ ان کی آماجگاہیں انہیں

معلوم ہیں۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ پاکستان کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اس قوم کی کوئی حیثیت آپ کے سامنے نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہ بہت بڑا المیہ ہے، بہت بڑا سانحہ ہے، ڈاکوؤں کے خلاف operation نہیں ہو رہا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نے کوئی قتل کیا تھا؟ کسی کو جان سے مارا تھا؟ کسی کو تاوان کے لیے اغوا کیا تھا؟ اگر انہوں نے امر بالمعروف کی بات کی ہے، ونہی عن المنکر کی بات کی ہے، یہ کام حکمرانوں کو کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس نہیں کی۔ اگر ایک آدمی نے ان کو اپنی ذمہ داری یاد دلائی تو یہ اتنا بڑا جرم نہیں تھا جو ان کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب! انہوں نے state کے اندر state قائم کر دی تھی، writ of the government کا مسئلہ پیش آ گیا تھا۔ یہ writ of the Government کا نعرہ لگانے والے، اللہ کی writ کا احترام کیوں نہیں کرتے، اسلام کی writ کا احترام کیوں نہیں کرتے، قران کی writ کا احترام کیوں نہیں کرتے، شہریت کی writ کا احترام کیوں نہیں کرتے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کے باغی ہیں---

میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا ہمارا اللہ ہمارا سچا رب نہیں؟ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی نہیں؟ کیا قرآن اللہ کی سچی کتاب نہیں؟ کیا اسلام اللہ کا سچا دین نہیں؟ کیا قرآن و سنت نے ہمیں فواحش اور منکرات سے نہیں روکا؟ بدکاریوں سے نہیں روکا؟ ان غلط چیزوں سے قرآن و سنت نے ہمیں منع نہیں کیا؟ کہا جی یہ state میں state ہم برداشت نہیں کریں گے۔

میں حکمرانوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی state میں state قائم کی تھی۔ یزید بھی اسی طرح کلمہ پڑھتا تھا جس طرح مشرف کلمہ پڑھتا ہے۔ اس کی state تھی، اس کی حکومت میں حضرت حسین نے state قائم کی اور اس کی رٹ کو چیلنج کیا۔ کیا کوئی سرکاری ممبر یہ جراءت کر سکتا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف کوئی لب کشائی کر سکے؟ انہوں نے اللہ کے دین کے نعرے کو بلند کیا تھا۔ اگر یہ جرم تھا تو پھر ان سے کہیں ہمارے حکمرانوں نے یزیدیت کے کرداروں کو زندہ کیا اور یہ شہید ہونے والے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچے ہیں۔ انہوں نے حسینیت کے کرداروں کو زندہ کیا۔

میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس دنیا میں بھی ان کو اللہ کا عذاب برداشت کرنا ہو گا۔ اس

واقعہ کے ذمہ داران یہاں بھی ذلیل ہوں گے، آخرت میں بھی ذلیل ہوں گے۔ ان پر اللہ کی طرف سے قہر نازل ہوگا۔ انہوں نے اللہ کو ناراض کیا ہے۔ انہوں نے انسانیت کے تمام اصولوں کو پامال کیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کے جذبات کو کچلا ہے۔ انہوں نے شریعت مطہرہ کی بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔ انہوں نے مسجد کے تقدس کو پامال کیا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں

خون پھر خون ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے
ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو دب جاتا ہے

اسی چیز پر ختم کرتا ہوں کہ

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جی، ابھی میرا خیال ہے ہاؤس کو adjourn کرتے ہیں for 15th morning, 15 August کو صبح ساڑھے دس بجے انشاء اللہ re-convene ہوں گے۔ Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday on 15th August, 2007at 10.30 a.m.]